

بُوئی بُرست

حضرت ماطمہ زیرا سلام اللہ علیہما کی
سیرت و فضائل سے معطر کتاب

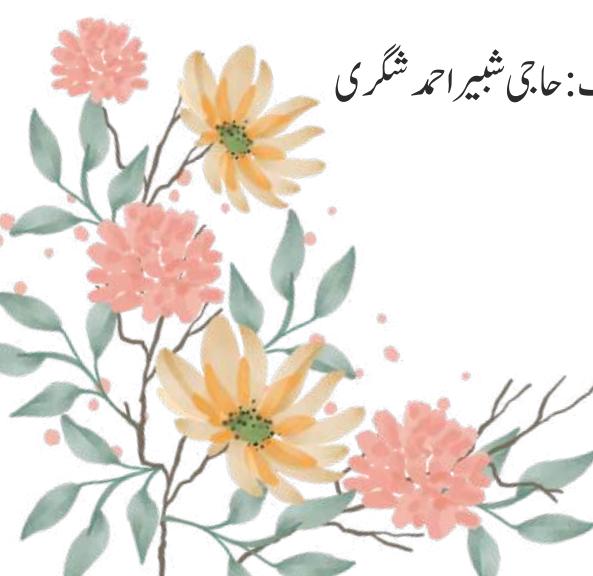
مؤلف: حاجی شبیر احمد شگری



خدا کی قسم جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اس دن اپنے محبوں اور
شیعوں کو اس طرح میدانِ محشر سے اٹھالیں گی جس طرح
مرغ اچھے دانے کو برے دانے سے الگ کر کے اٹھایتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

بوئے بہشت



مؤلف: حاجی شبیر احمد شگری

انتساب

اہلیت علیہم السلام کی شفاعت کا عقیدہ ہی ہمارا سرمایہ آخرت ہے۔ ایام فاطمیہ کے موقع پر، میں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے معطر ذکر سے عبارت اس کاوش "بوعے بہشت" کے تمام اجر و ثواب کو، اپنے والد مر حوم ڈاکٹر محمد رضا، ہمشیرہ مر حومہ بلقیس رضا، سر مر حوم غلام مہدی، اور مر حوم مومنین و مومنات کی ارواح کو ہدیہ کرتا ہوں۔

بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ وہ اس نذرانے کو اپنی رحمت سے قبول فرمائے، ان تمام مر حومین کے درجات بلند فرمائے اور اس عمل کو ہم سب کے لیے "تو شہہ آخرت" بنادے۔ (آمین یارب العالمین)

اَللّٰهُمَّ صلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ



فہرست مضمین

3	انتساب
4	فہرست
6	مقدمہ
9	ولادت حضرت فاطمۃ الزبیرا سلام اللہ علیہا
18	انوار فاطمہ بذبان فاطمہ سلام اللہ علیہا
20	حضرت فاطمہ سلم اللہ علیہا کے نام اور القاب مبارکہ
22	انوار حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا
26	وجه تسمیہ حضرت فاطمہ سلم اللہ علیہا
29	مومنین کی شفاعت:
31	حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا گھر انہ
34	فضائل و معجزات جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا
36	سیدہ سلام اللہ علیہا کا راہ خدا میں زیور دینا
37	جناب سیدہ سلام اللہ علیہ کا بار دینا
40	عالیمین پر فضیلت
42	پدر بزرگوار سے وابستگی
43	حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت
46	برکات سیدہ سلام اللہ علیہا
53	فرشتوں کی مدد
55	جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی نورانی چادر
56	اعجاز جناب سیدہ سلام اللہ علیہا

57	اہلیت علیہم السلام تفسیر سورہ رحمن میں
59	بیشتر میں علی و فاطمہ علیہم السلام کا قبہ
62	حضرت آدمؐ سے چار بزار سال پہلے نور فاطمۃؓ
65	حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہار کی کرامت
71	کاسہ بیشتر
73	حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی قدر و منزلت
77	آپ تمام اولین و آخرین عورتوں سے بیتربیں
79	مکارم اخلاق جناب سیدہ سلام اللہ علیہا
79	تسوییح فاطمۃ الزهراء سلام اللہ علیہا کی فضیلت
81	جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا خواب
84	حضرت علیؑ کے علاوہ ہم نسب اور مثل کوئی نہ تھا
85	علی و فاطمہ علیہم السلام کی شادی
91	شادی کا انتظام آسمان پر
96	مثالی گھریلو خاتون
103	حضور پاک ﷺ کی وفات کے بعد
106	رحلتِ جانگدار
110	دعا
111	حوالہ جات



مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر حمد و شنا اس ذاتِ کبریا کے لیے جس نے انسان کی ہدایت کے لیے انبیاء و مرسلین بھیجے اور پھر ان کی نسلوں میں وہ پاکیزہ ہستیاں پیدا فرمائیں جو تصریح ہدایت اور سفیہ نجات ہیں۔ نبی پاک ہمیں دو گراں قدر چیزیں عطا فرمائے گئے قرآن اور اہلبیت علیہ ہم السلام۔ حضور پاک جس گلستان کائنات کی آبیاری کر گئے ہیں وہ کائنات خوشبوؤں اور رنگوں سے بھری ہوتی ہے، اس میں سے ایک خوشبوائی کی ہے جو زمان و مکان کی قید سے آزاد ہے، اور جس کا منبع خود جنت ہے۔ یہ خوشبو، "بُوئے بہشت" ہے، اور یہ خوشبو دختر پیغمبر، جگر گوشہ رسول، سیدہ فاطمۃ الزهراء سلام اللہ علیہا کی سیرت مطہرہ کی خوشبو ہے۔ وہ خوشبو جسے خود رسول خدا ﷺ نے بارہا سو نگاہ اور فرمایا کہ مجھے فاطمہ سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

زیرِ نظر کتاب، "بُوئے بہشت" کی ابدی اور روحاںی مہک کو الفاظ کے پھولوں میں پرونسے کی ایک عاجزانہ اور موڈت بھری کوشش ہے۔ اس کتاب کا مقصد سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب کو محض شمار کرنا نہیں، بلکہ اس سیرت پاک کی روح تک رسائی حاصل کرنا ہے جس نے آپ کو "سیدۃ نساء العالمین" کے عظیم مرتبے پر فائز کیا۔

یہ خوشبوان کے تقویٰ سے پھوٹتی ہے، ان کی عبادت سے مہکتی ہے، ان کے صبر و رضا سے کائنات کو معطر کرتی ہے، اور ان کے علم و حلم سے اذہان کو منور کرتی ہے۔ وہ ایک بیٹی کی حیثیت میں "ام ابیها" (اپنے باپ کی ماں) کا لقب پاٹی ہیں، ایک زوجہ

کے روپ میں امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے لیے بہترین مددگار ثابت ہوتی ہیں، اور ایک ماں کی شکل میں حسین کریمین علیہم السلام جیسے سردار ان جنت کی پروردش فرماتی ہیں۔ اس کتاب میں ان کی معطر حیات مبارکہ کی سیرت کو روایات کی روشنی میں مختصر ابیان کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے۔

کتاب کی تالیف و تدوین "ایام فاطمیہ" کے موقع پر ہو رہی ہے۔ جو ہمیں اس محسبہ اسلام پر بینے والے مصائب اور ان کی مظلومیت کی یاد دلاتے ہیں۔

اس مستند روحانی کاؤش کی تالیف میں محدث کبیر، علامہ ملا باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ کے بحیر علم سے خصوصاً استفادہ کیا گیا ہے۔ آپ کی ماہ ناز تصنیف "جلاء العیون" سے۔ اس کتاب کا قاری یہ محسوس کرے گا کہ وہ ایک روحانی باغ میں موجود ہے جہاں ہر قدم پر سیرتِ زہر اسلام اللہ علیہ ہا کے پھول کھلے ہیں۔ جس کی خوشبو روح کوتازگی اور ایمان کو جلا بخشتی ہے۔

دعا ہے کہ ربِ کریم اس حقیر کاؤش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ ہم اس "بوعہ بہشت" کو صرف محسوس ہی نہ کریں، بلکہ اپنی زندگیوں کو بھی اس سے معطر کر کے سیرتِ بتول سلام اللہ علیہ ہا کے حقیقی پیروکار بن سکیں۔
آمین یا رب العالمین۔

حاجی شبیر احمد شگری

14 جلوی الاول 1447





حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نور کو آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے خلق کیا حق تعالیٰ نے فاطمہ کو اپنے نور سے حضرت آدم کی پیدائش سے قبل جس وقت ارواح خلائق کو پیدا فرمایا پیدا کیا۔ حضرت آدم کی پیدائش سے قبل حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نور ایک شیئے میں ساقِ عرش کے نیچے تھا خوراک اس نور کی کی تسبیح و تحلیل و تمجید حق تعالیٰ تھی۔



ولدت حضرت فاطمة الزبرا سلام الله علیہما

امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب جناب سیدہ سلام اللہ علیہا متولد ہوئیں تو ہر روز اس قدر بڑھتی تھی جتنا اور پچ سات روز میں بڑھتے تھے اور ایک ہفتے میں بقدر ایک مہینے کے اور ایک مہینے میں بقدر ایک سال کے۔ اور جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مدینہ میں ہجرت فرمائی ام سلمہ کو عقد میں لائے اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو ام سلمہ کے سپرد کیا تاکہ مشغول خدمت یا تربیت جناب سیدہ رہیں۔ ام سلمہ نے کہا قسم بخدا میں جناب سیدہ سے آداب سیکھتی تھی اور ان کو آداب سیکھنے کی حاجت نہ تھی بلکہ سب چیزوں کو مجھ سے اور سب سے بہتر جانتی تھیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں شب معراج چوتھے آسمان پر پہنچا جرا یُمیل علیہ السلام نے اذان اور میکا یُمیل علیہ السلام نے اقامت کہی جرا یُمیل علیہ السلام نے کہا۔ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آگے کھڑے ہو جائیے کہ ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے میں نے کہا جھلا اے جرا یُمیل علیہ السلام میں نماز



میں تمہارے آگے کھڑا ہوں۔ جبرائیل نے کہا ہاں حق تعالیٰ نے پیغمبر ان مرسل کو ملائکہ پر افضیلت دی ہے اور آپ کو مخصوص تمام عالم پر افضیلت دی ہے یہ سن کر میں آگے بڑھا اور ہمراہ ملائکہ آسمان چہارم پر نماز پڑھی۔ پس داہنی جانب نظر کی دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تشریف رکھتے ہیں اور گروہ ملائکہ گرد موجود ہیں۔ وہاں سے اوپر بجانب آسمان پہنچ گیا۔ اور وہاں سے جانب آسمان ششم گیا اور صدائے حق تعالیٰ مجھے وہاں پہنچی۔ اے محمد نیک باپ باپ تھا تمہارا ابراہیم اور نیک بھائی بھائی تمہارا ہے علی ابن ابی طالب۔ پس جب میں جا ب میں پہنچا جبرائیل نے میرا ہاتھ پکڑا اور داخل بہشت کیا جب بہشت میں پہنچا ایک درخت نور کا میں نے دیکھا اور اس درخت کی جڑ کے پاس دو فرشتے دیکھے کہ خلمائے بہشت تھہ کر رہے ہیں۔ میں نے جبرائیل سے کہا اے حبیب یہ درخت کس کے لیے ہے جبرائیل نے کہا علی ابن ابی طالب کے لیے ہے اور یہ دو فرشتے قیامت تک کے لیے بہشت کے حلقے کرتے رہیں گے وہاں سے میں تھوڑا آگے بڑھا۔ میں نے ایک رطب مسکہ سے زیادہ نرم اور مشک سے زیادہ خوشبو والا اور شہد سے زیادہ شیرین دیکھا وہ رطب میں نے کھایا۔

اور حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہما سے حاملہ ہوئیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب مجھے بہشت کا شوق ہوتا ہے تو اس وقت میں فاطمہ کو دیکھتا ہوں اور اس سے مجھے بوئے بہشت آتی ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا آپ فاطمہ سلام اللہ علیہما کو کیوں زیادہ پیار کرتے ہیں اور گود میں لیتے ہیں اور اپنے پاس بٹھاتے ہیں اور ان سے خاص کچھ آپ ایسی محبت کرتے ہیں کہ کسی اور سے نہیں کرتے حضرت نے فرمایا سبب اس کا یہ ہے جبرائیل بہشت سے ایک سبب میرے لیے لائے اور میں نے اس کو کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہما سے حاملہ ہوئی اور میں ہمیشہ فاطمہ سلام اللہ علیہما سے بوئے بہشت سو نگھتا ہوں۔ بسند ہائے معتبر جناب صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہما کو بہت پیار فرماتے تھے اور سو نگھتے تھے۔ کتاب معانی الاخبار میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ نے فاطمہ سلام اللہ علیہما

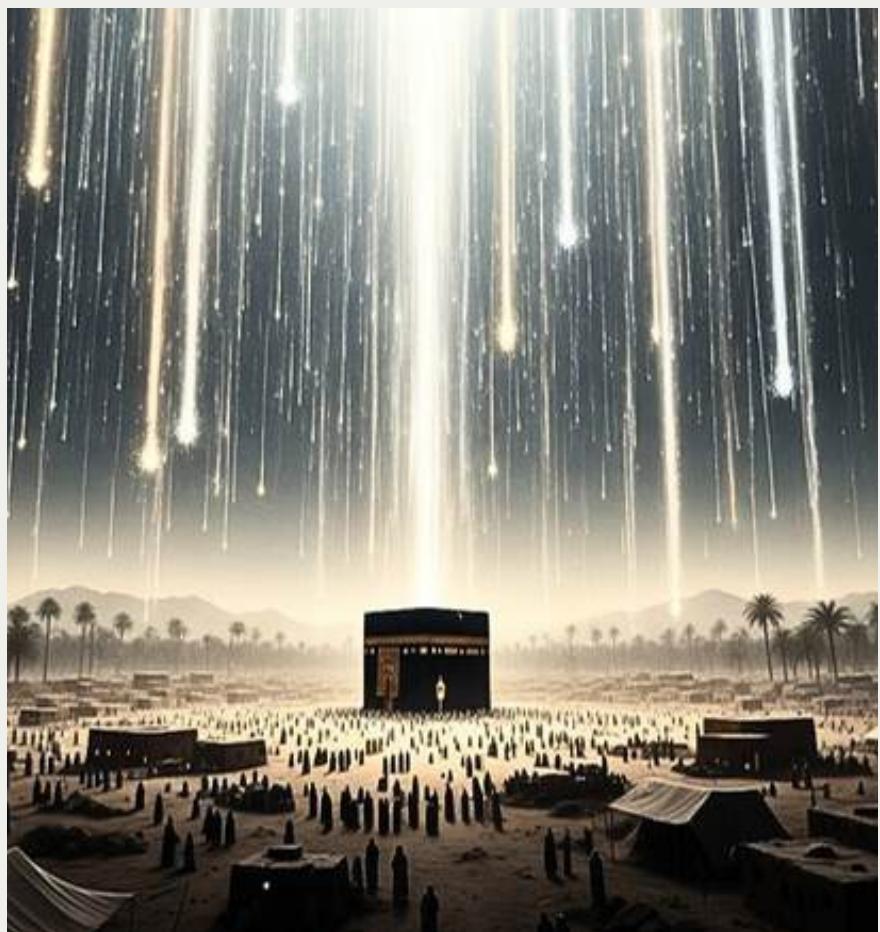


کے نور کو آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے خلق کیا۔

بعض لوگوں نے عرض کی یا حضرت آیا فاطمہ سلام اللہ علیہا نس نہیں ہیں؟ حضرت نے فرمایا فاطمہ باطن میں حوریہ اور ظاہر میں انسیہ ہیں۔ لوگوں نے کہا یا حضرت آپ اس کلام کی حقیقت ہم سے بیان فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فاطمہ کو اپنے نور سے حضرت آدم کی پیدائش سے قبل جس وقت ارواح خلائق کو پیدا فرمایا پیدا کیا۔ اصحاب نے کہا یا حضرت، حضرت آدم کی پیدائش سے قبل حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نور کھاں تھا۔ فرمایا ایک شیشے میں ساق عرش کے نیچے تھا اصحاب نے عرض کی یا حضرت خوراک اس نور کی کیا تھی؟ حضرت نے فرمایا خوراک اس کی تسبیح و تخلیل و تمجید حق تعالیٰ تھی جب حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور مجھے ان کے شکم سے ظاہر کیا اور چاہا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو میرے شکم سے ظاہر کرے پس فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نور کو بہشت میں ایک سیب بنادیا اور جبرائیل علیہ السلام اس سیب کو میرے لیے لائے اور کہا! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اے میرے جبیب۔ پھر جبرائیل نے کھا اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے۔ میں نے کہا اسی سے سلامتی ہے اور اسی کی طرف سلام اور تحيیت ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ سیب حق تعالیٰ نے آپ کو بہشت سے ہدیہ بھیجا ہے۔ اس سیب کو میں نے جبرائیل علیہ السلام سے لے کر اپنے سینے سے لگایا جبرائیل علیہ السلام نے کہا یا محمد حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اسے کھاؤ جب اس کو توڑا ایک نور اس سے ساطع ہوا۔ میں اس سے ڈر گیا۔ جبرائیل نے کہا آپ بے خوف نوش کبھیے حضرت یہ نور اس کا ہے

جس کا نام آسمان پر منصورہ اور زمین پر فاطمہ ہے میں نے کہا اے جبرائیل حبیب
 اس کو آسمان پر منصورہ اور زمین پر فاطمہ کس لیے کہتے ہیں۔ جبرائیل نے کہا زمین پر
 فاطمہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس نے شیعوں کو آتش جہنم سے چھڑایا اور اپنے دشمنوں
 کو اپنی محبت سے قطع کیا ہے۔ آسمان پر منصورہ اس لیے کہتے ہیں کہ اپنے محبوں کی
 نصرت و مددگاری کی۔ جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَيَوْمَ إِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ-يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ".



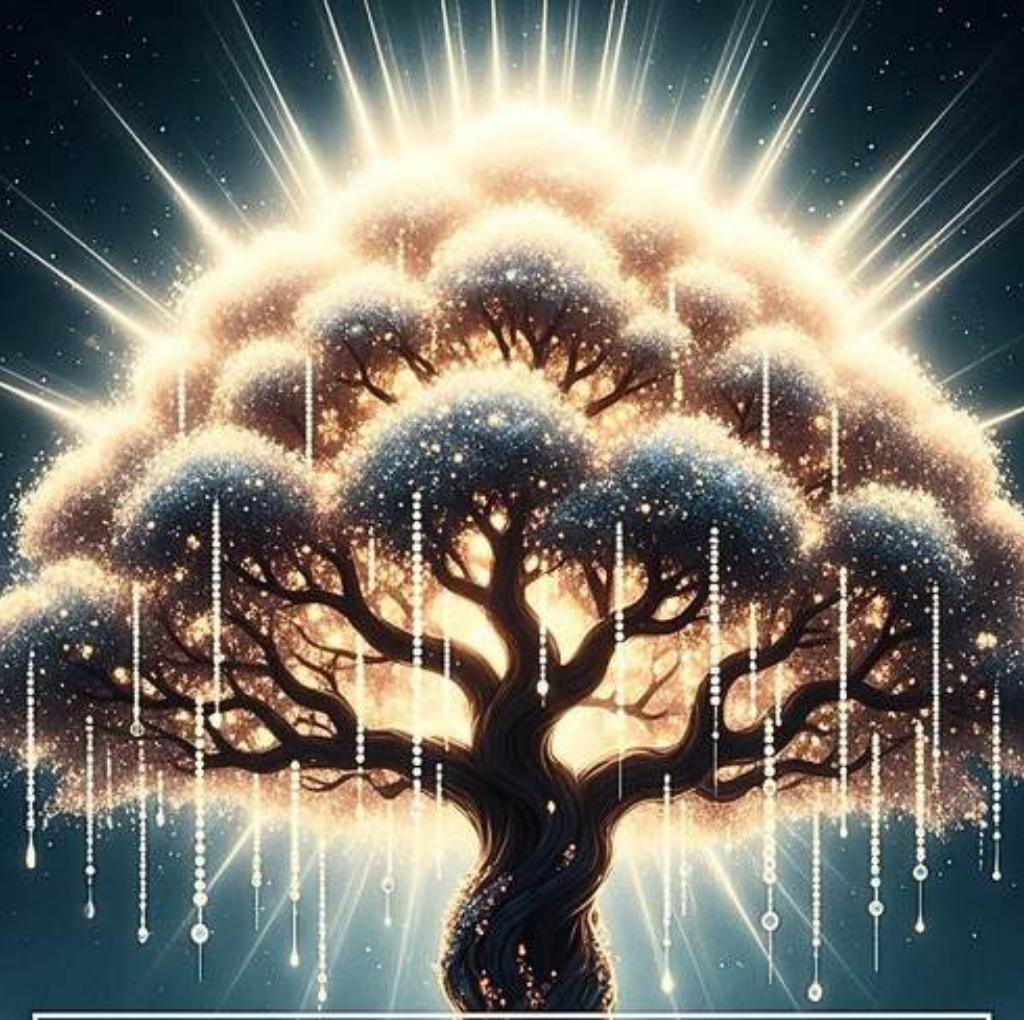
ابن بابویہ نے بسند معتبر مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ولادت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کس طرح ہوئی۔ امام نے فرمایا۔ جب حضرت خدیجہ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ عقد کیا اور زنان کے بوجہ اس عداوت کے جو حضرت سے رکھتی تھیں علیحدہ ہو گئیں اور ان کو سلام کرنا چھوڑ دیا اور کسی عورت کو حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کے پاس جانے نہ دیتی تھیں حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کو اس سبب سے بہت صدمہ ہوا لیکن زیادہ رنج و غم حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے تھا کہ مبادا شدت عداوت کے سبب کوئی صدمہ حضرت کو پہنچے۔

جب حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے حاملہ ہوئیں تو جناب سیدہ شکم میں ان سے بتیں کرتی تھیں اور حضرت خدیجہ کی مونس و ہدم تھیں۔ اور حضرت خدیجہ کو صبر و تسلی دیتی تھیں اور حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا اس حالت کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوشیدہ رکھتی تھیں۔ ایک روز حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور سُنا کی حضرت خدیجہ بتیں کر رہی ہیں مگر کسی کو ان کے پاس نہ دیکھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ خدیجہ کس سے بتیں کر رہی ہو؟ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا۔ یہ فرزند جو میرے شکم میں ہے مجھ سے بتیں کرتا ہے اور میرا مونس و ہدم ہے۔ حضرت نے فرمایا اس وقت جبرائیل مجھے خبر دیتے ہیں کہ یہ فرزند دختر ہے اور وہ نسل ظاہرہ ہے امن و باہر کت ہے اور حق تعالیٰ میری نسل اس سے ظاہر کرے گا۔ اور اس کی نسل سے پیشوا اماماں دین پیدا ہوں گے اور حق تعالیٰ بعد انقطاع وحی ان کو اپنا خلیفہ زمین پر

بنائے گا۔ اور ہمیشہ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا اسی طرح رہیں یہاں تک کہ ولادت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا قریب پہنچی۔ زنان قریش وزنان ہاشمیہ کو بلا یا گیا انہوں نے جواب میں کھلا بھیجا تم نے ہمارا کہنا نہ مانا اور ہمارا قول قبول نہ کیا اور یہ یتیم ابو طالب کی بیوی بنی جو مغلس ہے اور کچھ مال نہیں رکھتا ہم اس وجہ سے تمہارے گھر میں نہ آئیں گے اور تمہارے کاموں میں شریک نہ ہوں گے جب حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے ان کا پیغام سناء بہت اندوہناک ہوئیں ناگاہ دیکھا کہ چار عورتیں طویل القامت حاضر ہوئی ہم تمہارے پاس خدا کی طرف سے آئی ہیں اور ہم تمہاری بہنیں ہیں میں سارہ زوجہ حضرت ابراہیم اور دوسری آسیہ ہے کہ تم اور تمہاری بیٹی کی بہشت میں رفیق ہوں گی اور تیسری مریم دختر عمران، چوتھی کلنثوم خواہر موسیٰ ہے حق تعالیٰ نے ہمیں بھیجا ہے کہ وقت ولادت مولود مسعود تمہارے پاس رہیں اور تمہاری اعانت کریں۔



جناب سیدہ سلام اللہ علیہا پاک و پاکیزہ پیدا ہوئیں اور جب زمین پر تشریف لائیں نور اس قدر چکا کہ مکہ کے گھر روشن ہو گئے اور مشرق و مغرب میں کوئی گھر آباد نہیں رہا مگر یہ کہ اس نور سے روشن ہو گیا اور دس حور العین جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئیں اور ہر ایک کے ہاتھ میں تشت و ابریق بہشت تھا اور ان کی ابر قین کوثر سے بھری ہوئی تھیں۔ پھر اس عورت نے جو حضرت خدیجہ کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اٹھایا اور آب کوثر سے غسل دیا اور دو جامعہ سفید نکالے کہ دودھ سے زیادہ سفید اور مشک و امبر سے خوشبوتر تھے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو ایک جامع میں لپیٹا اور جناب سیدہ سے با تیں کیں۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا میں گواہی دیتی ہوں یگانگی پروردگار پر کہ میرے باپ بہترین پیغمبر ہیں اور میرا شوہر بہترین اوصیائے پیغمبر ان اور میرے فرزند بہترین فرزند ان پیغمبر ان ہیں۔ بس ہر ایک ان چار عورتوں کو سلام کیا اور ہر ایک کا نام لیا اور ان عورتوں نے خوشی ظاہر کی حور ان بہشت ہنسنے لگیں ساکنان فلک اور حور ان بہشت نے ایک دوسرے کو بشارت دی آسمان پر ایک ایسا نور چکا کہ پہلے ایسا نور نہ تھا پھر ان زنان مقدسہ نے حضرت خدیجہ سے خطاب کیا اور کہا اس دختر کو لے لیں۔ کہ طاہرہ و مطہرہ و پاکیزہ و بابرکت ہے حق تعالیٰ نے اس کو اور اس کی نسل کو برکت دی ہے یہ سن کر حضرت خدیجہ نے خوشی خوشی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو گود میں لے کر کمال فرحت و خوشی سے دودھ پلایا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا ایک روز میں اس قدر بڑھتی تھیں کہ اور بچہ ایک مہینے میں بڑھتا تھا اور ایک مہینے میں اس قدر نشوونما فرماتی تھیں کہ کوئی اور بچہ ایک سال میں استثناء بڑھتا تھا۔



جناب سیدہؒ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا۔ ابو الحسن سنو! حق تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا اور میرا نور حق تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا پھر میرے نور کو بہشت کو درختوں میں ایک درخت پر دکیا اور وہ درخت میرے نور سے روشن ہو گیا۔ شبِ معراج میرے باپ نے اس درخت سے میوہ توڑ کر تناول فرمایا اور میں اس نور سے پیدا ہوئی۔

انوار فاطمہ بذیان فاطمہ سلام اللہ علیہا:

ایک روز جناب امیر علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس گئے جب جناب سیدہ کی نظر جناب امیر پر پڑی فرمایا، یا علی میں تم کو گزشتہ اور آئندہ قیامت تک خبر دوں جب جناب امیر نے کلام سنا پھر حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں آئے جب ان کی نظر جناب امیر پر پڑی فرمایا۔ اے ابو الحسن میرے قریب آؤ جب جناب امیر نزدیک شریف لے گئے۔ حضور پاک نے ارشاد فرمایا منظور ہے میں تم سے کوئی خبر بیان کروں یا تم مجھے خبر دو جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ آپ کافر مانا میرے کہنے سے بہتر ہے بس جو کچھ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا تھا وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جناب امیر نے کہا یا حضرت آیا فاطمہ کا نور میرے نور سے ہے۔ حضرت نے فرمایا مگر یا علی تمہیں نہیں معلوم کہ فاطمہ کا نور میرے نور سے ہے پس جناب امیر نے سجدہ کیا اور شکرِ الہی بجالائے اور جناب فاطمہ کے پاس آئے۔ جناب سیدہ نے فرمایا میرے باپ کے پاس گئے تھے اور جو کچھ میں نے کہا تم نے ان سے کہا تھا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ جناب سیدہ نے کہا ابو الحسن سنو حق تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا اور میرا نور حق تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا پھر میرے نور کو ایک درخت میں درخت ہائے بہشت سپرد کیا اور وہ درخت میرے نور سے روشن ہو گیا جب شب معراج میرے باپ بہشت میں داخل ہوئے حق تعالیٰ نے انہیں الہام کیا اس درخت سے میوہ توڑ کر تناول فرمایا پس میرا نور ان کے شکم مبارک میں ٹھہر اور ان کے شکم سے رحم حضرت خدیجہ میں منتقل ہوا اور میں اس نور سے پیدا ہوئی۔ علم گزشتہ اور آئندہ کو جانتی ہوں۔ اے ابو الحسن مو من نورِ الہی سے دیکھتا ہے۔

صدیقه بمعنی مخصوصہ ہے اور
مبارکہ یعنی صاحب برکت و علم و
فضل و کمالات و معجزات و اولاد
کرام ہیں۔ اور ظاہرہ پاکیزہ یعنی
نقص سے پاک اور زکیہ یعنی
کمالات و خیرات میں ترقی کرنے
والی اور راضیہ یعنی رضائے الہی میں
راضی رہنے والی۔ مرضیہ یعنی
پسندیدہ خدا اور دوستان خدا اور
محمدؐ یعنی فرشتے آپ سے با�یں
کرتے تھے۔ اور زہرا یعنی بندہ
نورانی بنور ظاہری و باطنی۔

حضرت فاطمہ سلم اللہ علیہا کے نام اور القاب مبارکہ:

ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ خدا کے ہاں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نو نام ہیں فاطمہ، صدیقہ، مبارکہ، طاہرہ، ذکیرہ، راضیہ، مرضیہ، محدثہ، زہرا۔ امام نے فرمایا آیا تو جانتا ہے فاطمہ کی تفسیر کیا ہے؟ راوی نے عرض کی اے سید آپ خبر دیجئے۔ حضرت نے فرمایا۔ یعنی بدی سے علیحدہ ہیں۔ پھر فرمایا اگر جناب امیر سیدہ کو تجویز نہ فرماتے تو قیامت تک زمین پر کفونہ ہوتا۔ نہ آدم علیہ السلام نہ وہ لوگ جو بعد آدم کے پیدا ہوئے۔ مؤلف فرماتے ہیں صدیقہ یعنی معصومہ ہے اور مبارکہ یعنی صاحب برکت و علم و فضل و کمالات و محبجزات و اولاد کرام ہیں۔ اور طاہرہ پاکیزہ یعنی نقش سے پاک اور زکیہ یعنی کمالات و خیرات میں ترقی کرنے والی اور راضیہ یعنی رضائے الہی میں راضی رہنے والی۔ مرضیہ یعنی پسندیدہ خدا اور دوستان خدا اور محدثہ یعنی فرشتے آپ سے باتیں کرتے تھے۔ اور زہرا یعنی بندہ نورانی بنور طاہری و باطنی۔ واضح ہو کہ یہ حدیث شریف اس پر دلالت کرتی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام تمام پیغمبران و اوصیا سے سوائے پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام کے افضل ہیں۔ بلکہ بعضوں نے استدلال فضیلت جناب فاطمۃ الزہر اسلام اللہ علیہا بھی پیغمبروں پر کیا ہے۔





جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نماز کے لئے کھڑی ہو تیں تو ایک نور جناب فاطمہ سے چمکتا اور مدینہ کے تمام گھروں میں داخل ہوتا اور ان کے گھروں کی دیواریں اس نور سے سفید ہو جاتی۔ اس حالت کو دیکھ کر سب لوگ حیران ہوتے جب جناب سیدہ کے گھر میں آتے دیکھتے کہ جناب سیدہ محراب عبادت میں بیٹھی نماز میں مشغول ہیں اور وہ نور روح مبارک سے چمک رہا ہے۔



انوار حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا:

کتاب علل الشرائع میں معتبر روایت ہے۔ ابان بن تغلب نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو کس وجہ سے زہرا کہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ اس لیے کہ نور فاطمہ ایک دن میں تین مرتبہ جناب امیر علیہ السلام کے لیے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ اول روز جبکہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا صبح کی نماز کو کھڑی ہوتا ہے۔ اس وقت ایک نور جناب فاطمہ سے چمکتا اور مدینہ کے تمام گھروں میں داخل ہوتا اور ان کے گھروں کی دیواریں اس نور سے سفید ہو جاتی۔ اس حالت کو دیکھ کر سب لوگ حیران ہوتے اور خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جا کر اس کا سبب دریافت کرتے۔ حضرت فرماتے تھے۔ فاطمہ کے گھر میں جاؤ اس نور کا سبب تم پر ظاہر ہو۔ جب جناب سیدہ کے گھر میں آتے دیکھتے کہ جناب سیدہ محراب عبادت میں بیٹی نماز میں مشغول ہیں اور وہ نور روح مبارک سے چمک رہا ہے۔ پس جانتے تھے وہ نور ہمارے گھروں کو منور کر رہا ہے نور فاطمہ ہے اور جب دوپھر ڈھل جاتی اور فاطمہ سلام اللہ علیہا نماز ظہر میں ہو تین ایک نور زد و جبین میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے ساطع ہوتا۔ اور مدینے کے تمام گھروں میں داخل ہوتا اور اسی نور سے درود دیوار کپڑے اور لوگوں کی رنگتیں زرد ہو جاتیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب دریافت کرتے حضرت ان کو حکم دیتے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر جاؤ۔ جب وہاں جانتے دیکھتے فاطمہ سلام اللہ علیہا محراب عبادت میں بیٹی مشغول نماز ہیں اور ایک نور زد روح مبارک سے ساطع ہے۔ پس جانتے وہ نور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا نور ہے۔ جب شام ہوتی ہے اور آفتاب غروب کرتا تو رونے منور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سرخ

ہو جاتا اور ایک سرخ نور بسبب فرحت و سرور و شکر و نعمت الہی روح نورانی سے ساطع ہوتا۔ اور مدینے کے تمام گھروں میں داخل ہوتا اور ان کے گھروں کی دیواریں سرخ ہو جاتی ہیں اس حال سے متعجب ہو کر جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور سوال کرتے۔



آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر بھجتے۔ وہاں پہنچ کر دیکھتے کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا محراب میں بیٹی تسبیح الہی میں مشغول ہیں اور چہرہ نورانی سے ایک سرخ نور ساطع ہے اس وقت سمجھ جاتے کہ وہ نور آثار نور جمال سیدہ سلام اللہ علیہا ہے اور وہ نور ہمیشہ جبین مبین فاطمہ سلام اللہ علیہا میں تھا یہاں تک کہ جناب امام حسن علیہ السلام متولد ہوئے اور وہ نور پیشانی امام حسن علیہ السلام میں منتقل ہوا اس کے بعد پیشانی مبارک امام حسین علیہ السلام میں رہا اور ایک امام سے دوسرے امام میں تاروز قیامت منتقل ہوتا رہے گا۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے سوال کیا کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہ کا زہرہ نام کس لیے رکھا فرمایا اس لیے کہ روئے انور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا جناب امیر علیہ السلام کے لیے اول روز مثل آفتاب اور وقت زوال مانند ماہ منیر اور قریب غروب آفتاب مانند ستارہ روش تاباں ہوتا تھا۔ روایت ہے کہ جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو زہرا کیوں کہتے ہیں حضرت نے فرمایا اس لیے کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لیے بہشت میں ایک سرخ یاقوت کا قبہ ہے اس قبے کی بلندی ایک سالہ راہ ہے۔ اور بقدرت حق تعالیٰ وہ قبہ ہوا میں کھڑا ہے نہ اوپر سے کسی چیز میں لٹکا ہے اور نہ نیچے کوئی ستون ہے کہ اس پر قائم رہے اور اس قبے کے ہزار دروازے ہیں اور ہر ہر دروازے پر ہزار ہزار فرشتے کھڑے ہیں اور اہل بہشت اس کو اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح تم لوگ ستاروں کو آسمان پر دیکھتے ہو پس فرماتے ہیں یہ قبہ زہر اور نورانی سیدہ نساء سے ہے۔



حق تعالیٰ نے وحی فرمائی یہ نور وہ نور ہے جس کو میں نے اپنے نور سے پیدا کیا اور آسمان پر رکھا ہے اور اپنی عظمت سے میں نے اس کو پیدا کیا ہے اور اس کو اس پیغمبر کے شکم سے ظاہر کروں گا جو سب پیغمبروں سے افضل ہے۔ اور اس نور سے پیشوایان دین کو پیدا کروں گا کہ میرے امر کو قائم کریں گے اور میرے دین حق پر لوگوں کو ہدایت کریں گے اور ان کو زمین پر وحی منقطع ہونے کے بعد اپنا خلیفہ کروں گا۔



وجہ تسمیہ حضرت فاطمہ سلم اللہ علیہا:

حضرت امام صادق علیہ السلام سے معتبر روایت ہے کہ ان سے وجہ تسمیہ حضرت زہر اسلام اللہ علیہ دریافت کیا گیا حضرت نے فرمایا حق تعالیٰ نے اپنے نور عظمت سے ان کو پیدا کیا جب اس نور کو پیدا کیا آسمان و زمین سب اس نور سے روشن اور دیدہ ہائے ملائکہ خیرہ ہو گئے اور سب کے سب سجدہ حق تعالیٰ میں جھک گئے اور عرض کی اے ہمارے رب اور اے بزرگ یہ نور کیا ہے حق تعالیٰ نے ان کو وحی فرمائی یہ نور وہ نور ہے جس کو میں نے اپنے نور سے پیدا کیا اور آسمان پر رکھا ہے اور اپنی عظمت سے میں نے اس کو پیدا کیا ہے اور اس کو اس پیغمبر کے شکم سے ظاہر کروں گا جو سب پیغمبروں سے افضل ہے۔ اور اس نور سے پیشوایان دین دین کو پیدا کروں گا کہ میرے امر کو قائم کریں گے اور میرے دین حق پر لوگوں کو ہدایت کریں گے اور ان کو زمین پر وحی منقطع ہونے کے بعد اپنا خلیفہ کروں گا۔ اسی طرح جناب صادق علیہ السلام سے معتبر روایت ہے کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہ کا نام زہر اس لیے رکھا گیا کہ جب محراب عبادت میں کھڑی ہوتی ان کا نور اہل آسمان کو روشنی بخشتا تھا جس طرح ستارے اہل زمین کو روشن کرتے ہیں حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام سے معتبر روایت ہے کہ حق تعالیٰ کو معلوم ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اکثر قبائل سے رستگاری کریں گے اور ان میں سے ہر ایک طبع خلافت کرے گا۔

جب جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا پیدا ہوئیں ان کا نام فاطمہ رکھا اس لیے کہ رسول کے بعد خلافت ان کے شوہر اور فرزندوں میں ہیں اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت کی وجہ سے خلافت کی طبع دوسروں سے منقطع ہو گئی اس لیے کہ فاطمہ

فاطمہ سے مشتق ہے اور فاطمہ کے معنی قطع و برید کے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے معتبر روایت ہے۔ جب جناب سیدہ سلام اللہ علیہا پیدا ہوئیں حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر اس نے جاری کیا کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا نام فاطمہ رکھیں پس حق تعالیٰ کی جانب سے اس فرشتے نے خطاب کیا تم کو جہل سے بسوئے علم میں نے علیحدہ کیا اور تم کو حاضر ہونے سے باز رکھا۔ پس جناب محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ قسم بخدا حق تعالیٰ نے روز است سے فاطمہ کو مخصوص کیا اور کثافت ہائے عین اور آلو دگی ہائے دیگر سے محفوظ فرمایا۔ شیعہ و سنی متواتر احادیث سے روایت ہے کہ سیدہ سلام اللہ علیہا کو اس واسطے فاطمہ کہا کہ حق تعالیٰ نے جناب فاطمہ اور تمام شیعان فاطمہ کو آتش جہنم سے جدا کر دیا۔



حق تعالیٰ فرمائے گا اے فاطمہ تو نے سچ کہا میں نے تیر انام فاطمہ رکھا جو شخص
تچھے اور تیری ذریت سے اماموں کو دوست رکھے اور تیری اور تیری ذریت
سے موالیوں سے ہواں کو میں نے آتش جہنم سے قطع کیا اور جدا کیا اور میرا
 وعدہ حق ہے اور میں خلاف وعدہ نہیں کرتا مگر اس بندے کو جہنم میں لے
جانے کے واسطے اس لیے میں نے حکم دیا تھا کہ تو اس کی شفاعت کرے۔



مومین کی شفاعت:

ابن بابویہ کی امام محمد باقر علیہ السلام سے معتبر روایت ہے کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا بروز قیامت جہنم کے کنارے کھڑی ہوں گی اور اس روز ہر ایک شخص کے دو آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا کہ مومن ہے یا کافر۔ اس دن ایک محب اہل بیت کو جس نے بہت گناہ کیے ہوں گے حکم ہو گا اس کو جہنم میں ڈال دو اور جب اس کو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس لے جائیں گے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اس کی پیشانی میں پڑھیں گی کہ وہ محب آنحضرت ہے اور ذریت آنحضرت سے ہے اس وقت جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا فرمائیں گی اے خدا اور اے میرے سید تو نے میرا نام فاطمہ رکھا اور مجھ سے وعدہ کیا کہ میرے سبب سے میرے دوستوں کو آتش جہنم سے آزاد کرے گا اور تیر او عدہ حق ہے اور تو خلاف وعدہ نہیں کرتا حق تعالیٰ فرمائے گا اے فاطمہ تو نے سچ کہا میں نے تیر انام فاطمہ رکھا جو شخص تجھے اور تیری ذریت سے اماموں کو دوست رکھے اور تیری اور تیری ذریت سے موالیوں سے ہو اس کو میں نے آتش جہنم سے قطع کیا اور جدا کیا اور میرا وعدہ حق ہے اور میں خلاف وعدہ نہیں کرتا مگر اس بندے کو جہنم میں لے جانے کے واسطے اس لیے میں نے حکم دیا تھا کہ تو اس کی شفاعت کرے اور اس کے حق میں تیری شفاعت قبول کروں کہ تیری قدر و منزلت ملائکہ انبیاء رسول اور اوصیا پر ظاہر ہو۔ اے فاطمہ تو جس کی پیشانی پر مومن لکھا دیکھ اس کا ہاتھ پکڑ اور داخل بہشت کر۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا جناب فاطمہ کا نام آپ نے بتول کس نے رکھا حضرت نے فرمایا اس لیے کہ جو خونِ ماہواری عورتیں دیکھیں ہیں وہ نہیں دیکھیں اور خونِ دیکھناد ختران پیغمبر میں نازیبا ہے۔



حق تعالیٰ نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نور مانند ایک قدمیل کے پیدا کیا اور عرش کے کنارے لٹکا دیا اور اس نور سے آسمان ہائے ہنریگانہ اور طبقات زمین روشن ہو گئے اس سبب سے جناب فاطمہ کا نام زہرہ رکھا ملائکہ نے تسبیح و تقدیس کی۔ حق تعالیٰ نے عزت و جلال کی قسم کھا کر فرمایا کہ تمہاری تسبیح و تقدیس کا ثواب تاریخ قیامت میں نے فاطمہ اور اس کے شوہر اور اس کے فرزندوں کے محبان و دوستان لیے مقرر کیا۔



حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا گھر انہ:

دیلمی نے کتاب ارشاد القلوب میں حضرت سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اچانک ان کے چچا حضرت عباس آئے اور سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور ان کو مر جبا کہا عباس نے کہا مجھ پر علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کس مرتبے سے فضیلت پائی ہے؟ اور حالانکہ اصل ہماری ایک ہی ہے حضرت نے فرمایا اے چچا واضح ہو حق تعالیٰ نے مجھے اور علی کو اس وقت پیدا کیا جب آسمان نہ تھا نہ زمین نہ بہشت نہ دوزخ نہ لوح و قلم اور جب حق تعالیٰ نے چاہا ہم کو پیدا کرے ایک کلمے سے کلام فرمایا اس سے نور پیدا ہوا پھر دوسرا کلمہ فرمایا اس سے روح پیدا ہوئی اس وقت اس نور کو اس روح سے مزوج کر کے مجھے اور علی کو پیدا کیا اس کے بعد میرے نور سے عرش کو پیدا کیا اور میں عرش سے بزرگ تر ہوں اور علی کے نور سے آسمانوں کو پیدا کیا پس علی آسمانوں سے جلیل تر ہے اور بزرگ تر ہے اور نور حسن سے نور آفتاًب اور نور حسین سے نور مہتاب کو پیدا کیا حسین مہتاب و آفتاًب سے بزرگ تر ہیں اس وقت ملا نکہ حق تعالیٰ کی تسبیح کرتے اور کہتے سُجّح قُدُس۔ کس قدر یہ نور حق تعالیٰ کے نزدیک بزرگ و گرامی ہیں۔ جب حق تعالیٰ نے چاہا کہ ملا نکہ کا امتحان کرے ان پر تاریک ابر نازل کیا اور اس ابر نے ان کو اس قدر گھیر لیا کہ ایک دوسرے کونہ دیکھ سکتے تھے ملا نکہ نے عرض کی بار الہا اور اے ہمارے خداوند سید و بزرگ جس روز سے تو نے ہم کو پیدا کیا اب تک ایسی حالت ہم نے نہیں دیکھی تجھ سے بتصدق ان انوار کے ہم سوال کرتے ہیں کہ اس ظلمت کو ہم سے دور فرمادے پس حق تعالیٰ نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہما کا نور ماند ایک قدمیل کے پیدا کیا اور عرش کے کنارے

لٹکا دیا اور اس نور سے ساتوں آسمان اور طبقات زمین روشن ہو گئے اس سبب سے جناب فاطمہ کا نام زہرہ رکھا ملائکہ نے تسبیح و لقدریس کی اور حق تعالیٰ نے فرمایا میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ تمہاری تسبیح و لقدریس کا ثواب تاروز قیامت میں نے فاطمہ اور اس کے شوہر اور اس کے فرزندوں کے محبان و دوستان لیے مقرر کیا۔

روایت ہے کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی کنیت ام الحسن، ام الحسین و ام الحسن دام الآئمہ و ام ابیها تھیں۔ اور آپ کے نام فاطمہ، بتول، محمد شہ، مکرمہ، حسان، حرہ، سیدہ، عذرہ، زہرا، حورا، مبارکہ، طاہرہ، زکیہ، راضیہ، مرضیہ، مریم الکبری و صدیقة الکبری ہیں۔



حق تعالیٰ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے غصب سے غضبناک اور فاطمہ خوشنودی سے خوش ہوتا ہے۔ ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ نے عورتوں میں سے چار عورتوں کو منتخب کیا اور مقرب فرمایا میریم، آسیہ، خدیجہ، فاطمہ۔

فضائل و معجزات جناب فاطمه سلام اللہ علیہا:

شیخ مفید اور شیخ ابن بابویا نے امام محمد باقر علیہ السلام سے معتبر روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے غضب سے غضبناک اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خوشنودی سے خوشنود ہوتا ہے ابن بابویہ نے معتبر سند سے امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ نے عورتوں میں سے چار عورتوں کو منتخب کیا اور مقرب فرمایا مریم، آسمیہ، خدیجہ، فاطمہ۔

معتبر سند سے امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ حسین میرے بعد اور اپنے ماں باپ کے بعد تمام اہل زمین سے بہتر ہیں۔ اور ان کی ماں بہترین زنان اہل زمین سے ہیں۔ حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ فاطمہ بہترین اہل بہشت ہیں آیا آپ اپنے زمانے میں بہترین زنان ہیں حضرت نے فرمایا مریم اپنے زمانے میں بہترین زنان تھیں اور جناب فاطمہ بہترین زنان اہل بہشت اولین و آخرین ہیں۔ پھر پوچھا گیا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حسین بہترین جوانان اہل بہشت ہیں آیا ایسا ہے؟ حضرت نے فرمایا قسم بخدا حسین بہترین جوانان بہشت گذشتگان و آئندگان ہیں۔



حضرت نے تین مرتبہ فرمایا جو میں چاہتا تھا ویسا ہی فاطمہ نے کیا
باپ اس پر سے قربان۔ دنیا محمد اور آل محمد کے لیے نہیں ہے اور
اگر دنیا خوبی و عمدگی میں مچھر کے پر کے برابر ہوتی خدا دنیا میں
ایک کافر کو بھی پانی کا گھونٹ نہ دیتا۔



سیدہ سلام اللہ علیہا کا راہ خدا میں زیور دینا:

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی سفر پر تشریف لے جاتے پہلے اپنی دختر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لاتے اور مدت تک تشریف رکھتے تھے بعد اپنی بیویوں کے گھر جاتے تھے پس حضرت کسی سفر میں تھے اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے دو گنگن اور دو گوشوارے چاندی کے بنوائے اور دروازے پر پردہ چھوڑ دیا حضرت سفر سے واپس تشریف لائے اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر میں آئے جب حضرت نے اندر جا کر ملاحظہ فرمایا غصے میں باہر تشریف لائے اور مسجد میں قریب ممبر بیٹھ گئے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو گمان ہوا کہ اس زینت کی وجہ سے حضرت نداض ہوئے یہ کہہ کر طوق اور بکبگبوں کو اتار ڈالا اور پردہ اٹھادیا اور زیور حضرت کے پاس بھیج دیا اور کھلا بھیجا حضرت سے عرض کرنا آپ کی بیٹی سلام عرض کرتی ہے اور کہتی ہے اس زیور کو راہ خدا میں دے دیجئے جب حضرت کے پاس زیور آئے حضرت نے تین مرتبہ فرمایا جو میں چاہتا تھا ویسا ہی فاطمہ نے کیا باپ اس پر سے قربان۔ دنیا محمد اور آل محمد کے لیے نہیں ہے اور اگر دنیا خوبی و عدمگی میں مੁھر کے پر کے برابر ہوتی خدادنیا میں ایک کافر کو بھی پانی کا گھونٹ نہ دیتا۔ یہ فرم کر حضرت اٹھے اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے۔

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے ایک روز جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا اے پدر بزرگوار بروز قیامت میں آپ سے کہاں ملاقات کروں حضرت نے فرمایا اے فاطمہ بہشت کے دروازے کے قریب جس وقت علم حمد میرے ہمراہ ہو اور اپنی امت کی شفاعت اپنے پروردگار سے کروں۔ جناب سیدہ نے فرمایا اگر وہاں آپ سے ملاقات نہ ہو تو پھر کہاں ڈھونڈوں

جناب سیدہ نے فرمایا اگر وہاں بھی آپ کونہ پاؤں تو کہاں ڈھونڈوں حضرت نے فرمایا صراط کے قریب جس وقت اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہوں۔ پروردگارا میری امت کو صراط سے سلامت اٹاردے۔ جناب سیدہ نے فرمایا اگر وہاں بھی آپ کونہ پاؤں تو کہاں ملاقات کروں۔ حضرت نے فرمایا میزان کے نزدیک ملوں گا کہ جس وقت اپنے پروردگار سے عرض کرتا ہوں گا کہ خداوند میری امت کو عذاب سے سالم رکھ۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا اگر وہاں بھی نہ پاؤں تو کہاں تلاش کروں۔ حضرت نے فرمایا جہنم کے کنارے پر ملوں گا کہ وہاں پر کھڑا ہو کر شرارہ و شعلہ ہائے آتش کو اپنی امت سے منع کروں گا۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا ان بالوں کو سنبھالنے سے خوش ہو گئیں۔

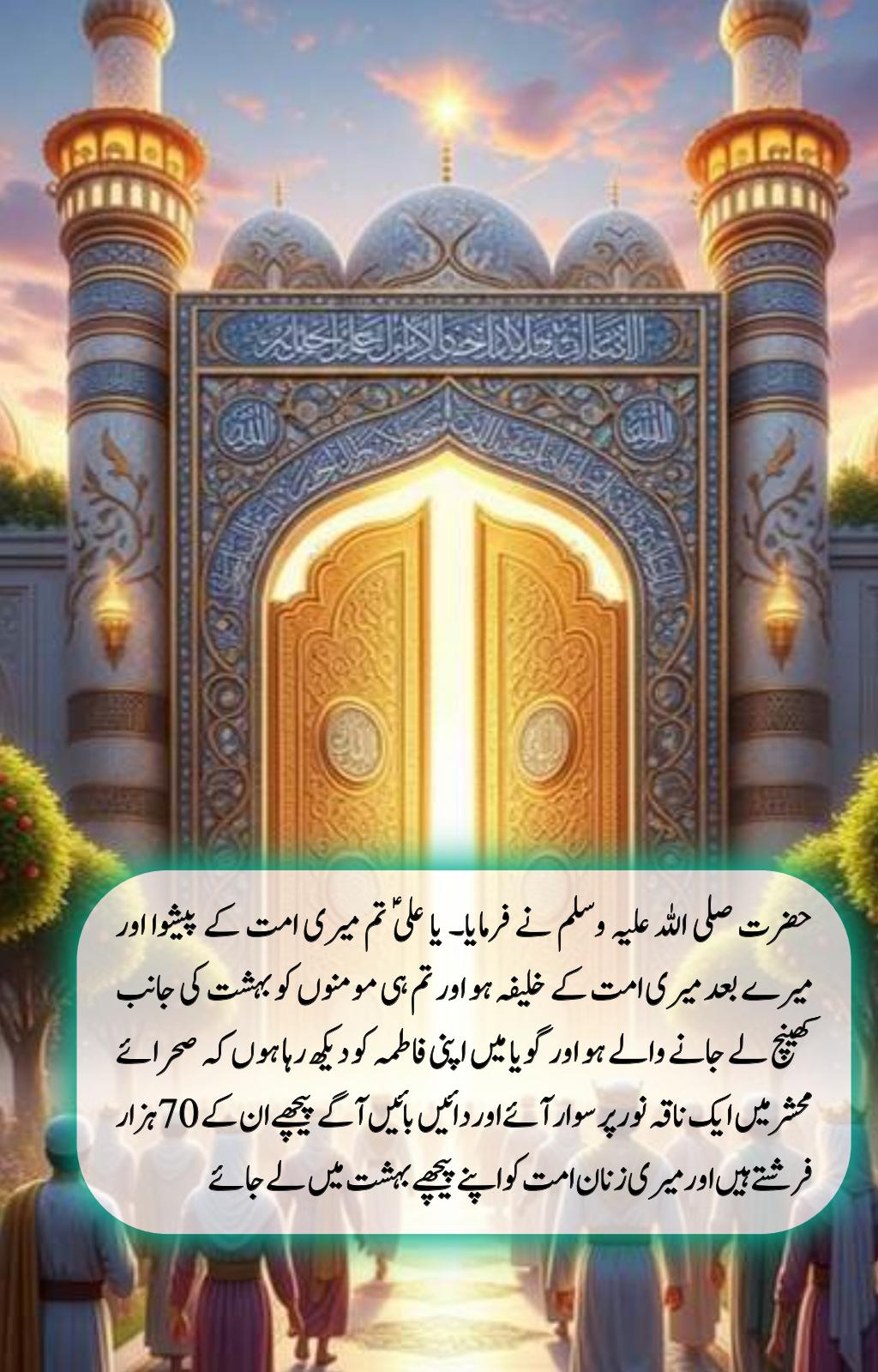
جناب سیدہ سلام اللہ علیہ کا ہار دینا:

امام موسی کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہ کے گھر تشریف لائے اور جناب سیدہ کی گردان میں ہار دیکھا پس روئے مبارک پھیر لیا۔ جب جناب سیدہ نے جانانکی حضرت نے ہار دیکھ کر منہ پھیر لیا ہے اس کو توڑ کر پھینک دیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ تو مجھ سے ہے۔ ناگاہ ایک سائل نے سوال کیا۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہ نے وہ ہار اس کو دے دیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا غصب خدا، غصب رسول اُس پر شدید ہے جو میرا خون بھائے اور مجھ کو میری عترت میں آزار دے۔

حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا فاطمہ سلام اللہ علیہا میری پارہ تن

ہے جس نے اس کو خوش کیا اس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے اس کو آزار و صدمہ دیا اس نے مجھ کو آزار و صدمہ دیا۔ فاطمہ میرے نزدیک عزیز ترین مردم ہے۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ کوئی بھی مردوں میں سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب مثل علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ اور عورتوں میں سے محبوب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے زیادہ نہ تھی۔





حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا علیٰ تم میری امت کے پیشووا اور میرے بعد میری امت کے خلیفہ ہو اور تم ہی مونوں کو بہشت کی جانب کھینچ لے جانے والے ہو اور گویا میں اپنی فاطمہ کو دیکھ رہا ہوں کہ صحرائے محشر میں ایک ناقہ نور پر سوار آئے اور دائیں باعین آگے پیچھے ان کے 70 ہزار فرشتنے ہیں اور میری زنان امت کو اپنے پیچھے بہشت میں لے جائے

عالمین پر فضیلت:

ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرماتھے اور جناب امیر علیہ السلام و جناب سیدہ سلام اللہ علیہا و حسین علیہم السلام بھی حضرت کے پاس تشریف فرماتھے حضرت نے فرمایا خداوند تو جانتا ہے یہ میرے اہل بیت میرے نزدیک گرامی ترین مردم ہیں جو ان کو دوست رکھے تو ان کو دوست رکھا اور جو ان کو دشمن رکھے تو بھی ان کو دشمن رکھا اور جو ان کی اعانت کرے تو بھی ان کی اعانت کر اور ان کو ہر شک و شبہ سے مطہر اور ہر گناہ سے معصوم کر اور ان کی تقویت روح القدس اور اپنی جانب سے فرم۔ یہ کہہ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا علی تم میری امت کے پیشواؤ اور میرے بعد میری امت کے خلیفہ ہو اور تم ہی مومنوں کو بہشت کی جانب پہنچ لے جانے والے ہو اور گویا میں اپنی فاطمہ کو دیکھ رہا ہوں کہ صحرائے محشر میں ایک ناقہ نور پر سوار آئے اور دائیں باہیں آگے پیچھے ان کے 70 ہزار فرشتے ہیں اور میری زنان امت کو اپنے پیچھے بہشت میں لے جائے پس جو عورت رات دن میں پانچ نمازیں ادا کرے اور ماہ مبارک کے روزے رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اور اپنے مال کی زکوٰۃ دے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور میرے بعد علی ابن ابی طالب کی امامت کا اقرار کرے میری فاطمہ کی شفاعت سے داخل بہشت ہو گی۔ تحقیق میری بیٹی بہترین زنان عالمیان ہے۔ لوگوں نے عرض کی آیا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے زمانے میں بہترین زنان ہے حضرت نے فرمایا مریم دختر عمران اپنے زمانے کی عورتوں سے بہتر تھی لیکن میری بیٹی بہترین زنان عالمیان گز شنگان و آئندگان ہے۔ اور جب محراب عبادت میں کھڑی ہوتی ہے۔

70 ہزار ملائکہ مقرر ہیں اس کو سلام کرتے ہیں اور اس کے لیے ندأ کرتے ہیں وہ ندا جود ختر عمران مریم کے لیے کرتے تھے اور وہ فرشتے کہتے ہیں اے فاطمہ حق تعالیٰ نے تجھ کو بر گزیدہ کیا اور مطہر و پاکیزہ کیا اور تجھے زنان عالمیان پر اختیار کیا۔ پھر جناب امیر علیہ السلام سے مخاطب ہوئے اور فرمایا اے علی فاطمہ میری پارہ تن اور نور دیدہ اور میوہ دل ہے جو اسے تکلیف دے اس نے مجھے تکلیف دی اور جو اس کو خوش کرے اس نے مجھے خوش کیا۔ اور سب سے پہلے جو میرے اہل بیت میں مجھ سے ملحق ہو گا وہ فاطمہ ہے اے علی میرے بعد اس سے نیک سلوک کرنا لیکن حسینیں یہ میرے فرزند ہیں اور میرے باغ کے دو پھول ہیں اور بہترین جوانان بہشت ہیں لازم ہے کہ ان کو مثل کان و آنکھ کے گراں و عزیز رکھنا۔ اس کے بعد حضرت نے آسمان کی جانب ہاتھ بلند کیا اور فرمایا خداوند میں تجھے گواہ کرتا ہوں میں اس کو دوست رکھتا ہوں جو انہیں دوست رکھے اور ان کو دشمن رکھتا ہوں جوان کو دشمن رکھے اور جوان سے بر سر صلح ہو میں ان سے بر سر صلح ہوں اور جوان سے بر سر جنگ ہے میں ان سے بر سر جنگ ہوں۔

ام ایمن نے ہاتھ آسمان کی جانب اٹھائے اور کہا خداوند میں جناب فاطمہ کی خادمہ ہوں کیا مجھے تلقنگی سے ہلاک کر ڈالے گا۔ یہ کہنا تھا کہ ایک ڈول آسمان سے اس کے لیے پانی کا زمین پر اترا ایمن نے وہ پانی پیا اس کے بعد سات سال تک پانی پینے کی حاجت نہ ہوئی لوگ اس کو کاموں کے لیے بہت گرمی کے ایام میں باہر بھیجتے تھے اور وہ پیاسی نہ ہوتی تھی۔

پدر بزرگوار سے وابستگی:

شیخ طوسی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں میں نے کسی کو رفتار اور بات چیت میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے علاوہ رسول خدا سے زیادہ مشابہ نہیں دیکھا۔ اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت کے پاس آتی تھیں حضرت مر جب فرماتے تھے اور سیدہ کے ہاتھ چوتھے اور اپنی جگہ بٹھاتے تھے۔ اور جب حضرت خود فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے جاتے فاطمہ اٹھ کھڑی ہو تو تین اور حضرت کا استقبال کرتیں مر جبا کہتیں اور حضرت کا ہاتھ چوتھے میں۔

جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وفات کا مرض آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لا نہیں اور حضرت نے ان سے راز کہے جناب سیدہ رونے لگی اس کے بعد ایک راز کہا اس کو سن کر جناب سیدہ خوش ہو گئی میں نے اپنے دل میں کہا میں فاطمہ کو اور عورتوں سے بہتر جانتی تھی اب معلوم ہوا وہ بھی دوسری عورتوں کی طرح ہیں جلد رونے اور ہنسنے لگتی ہیں پس میں نے فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا جناب فاطمہ نے فرمایا میں راز افشا نہ کروں گی جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی پھر میں نے اس راز کو پوچھا جناب سیدہ نے کہا اول مرتبہ حضرت نے اپنے انتقال کی خبر دی میں رونے لگی اور اس کے بعد فرمایا میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تو مجھ سے ملحت ہو گی یہ سننے سے میں ہنسنے لگی۔

علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو میری وفات کے بعد حضرت فاطمہ کو صدمہ و آزار دے اس طرح ہے گویا اس کو میری حیات میں آزار دیا۔ جس نے اس کو ایزادی اس نے مجھے ایزادی اور جس نے

جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی۔ اور حق تعالیٰ نے ایذا و آزار کے باب میں جناب امیر و فاطمہؓ یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ تحقیق جو لوگ خدا و رسول کو ایذا دیتے ہیں خدا نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لیے عذاب خوار کتندرہ مقرر کیا ہے۔

روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی اے علی حق تعالیٰ کے علم کامل نے مخلوق کے احوال پر احاطہ فرمایا اور مجھے مردان عالمیان سے بر گزیدہ کیا پھر جبکہ جمیع مردان عالمیان پر تمہارے فرزندان امام کو میرے اور تمہارے بعد اختیار کیا پھر فاطمہ کو جمیع زنان عالمیان سے بر گزیدہ فرمایا۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معتبر روایت ہے فاطمہ مجھ سے ایک شاخ ہے جو کوئی اسے ایذا دیتا ہے مجھ کو ایذا دیتا ہے اور جو اسے شاد کرتا ہے مجھ کو شاد کرتا ہے اور تحقیق حق تعالیٰ فاطمہ کے غضب پر غضب کرتا ہے اور خوشنودی فاطمہ سے خوشنود ہوتا ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت:

صحیفۃ الرضا میں اسماء بنت عمیس سے روایت ہے ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی گردان میں سونے کا ہار دیکھا جو جناب امیر علیہ السلام جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لیے مال غنیمت سے لائے تھے پس حضرت نے فرمایا اے فاطمہ تجھے لوگ فریب نہ دیں اور یہ نہ کہیں فاطمہ محمد کی بیٹی ہے اور جباروں کا لباس پہنے ہے یہ سن کر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے وہ ہار اتار ڈالا اور بیچ کر غلام خریدا اور آزاد

کر دیا یہ دیکھ کر حضرت خوش ہو گئے۔ ایک دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف فرماتھے۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا تشریف لائیں اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کارنگ فاقوں کی وجہ سے متغیر ہو گیا تھا حضرت نے فرمایا۔ فاطمہ قریب آج ب حضرت فاطمہ قریب گئیں حضرت رسول نے دست مبارک سینہ حضرت فاطمہ پر رکھا اور اس وقت جناب سیدہ پچی تھیں۔ پس فرمایا خداوند اے بھوکوں کی سیر کرنے والے اور اے زیر دستوں کو بلند کرنے والے فاطمہ کو بھوکانہ رکھ جب حضرت کی دعا ختم ہوئی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا زر درنگ سرخ ہو گیا اور اس درجہ سرخ ہوا کہ گویا خون چہرہ مبارک پر جاری تھا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا اس کے بعد مجھے ہر گز بھوک نہ لگی۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے رحلت فرمائی تو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا اپنے پدر بزرگوار کے پاس مضطربے قرار آئیں۔ اور پوچھتی تھی اماں کہاں ہیں حضرت جواب نہ دیتے تھے اور سیدہ ہمیشہ یہی فرماتی تھی اور گھر والوں سے بھی پوچھتی تھی میری اماں کہاں ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتقال کی خبر نہ دیتے تھے ناگاہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا آپ کا پروردگار آپ کو حکم فرماتا ہے کہ ہمارا سلام فاطمہ سے کہو اور کہو تیری ماں خانہ ہائے بہشت سے ایک گھر میں ہے جس کو قصب سے بنایا ہے اور قصب سونے میں نصب کیا ہے اور اس کے ستون سرخ یا قوب کے ہیں۔ اور اس قصر میں آسیہ زن فرعون، مریم دختر عمران بھی ہیں۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جب یہ سنافرمایا حق تعالیٰ تمام عیبوں اور نقصوں سے سالم ہے۔ اور سلامتی اسی میں ہے اور تحقیق اسی کی طرف پھرتی ہیں۔

جناب سیدہ وہ طعام حضور پاک کے پاس لائیں
جب حضرت نے کاسہ طعام سے بھرا دیکھا حق
تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پوچھا اے فاطمہ کہاں سے
یہ کھانا لائی حضرت فاطمہ نے عرض کیا حق تعالیٰ
نے بھیجا یے کیونکہ جسے خدا چاہتا ہے یہ حساب
روزی دیتا ہے۔



برکات سیدہ سلام اللہ علیہا:

حضرت جابر انصاری سے معتبر روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چند روز کھانا ممکن نہ ہوا اور بھوک نے غلبہ کیا جگہ ہائے زنان میں تلاش کیا وہاں بھی نہ پایا پس ججھے طاہرہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا تشریف لائے فرمایا اے بیٹی کچھ کھانا تیرے پاس ہے میں اسے کھاؤں اس لیے کہ بھوک نے مجھ پر غلبہ کیا ہے جناب سیدہ نے فرمایا خدا کی قسم میری جان آپ پر سے قربان کچھ کھانا میرے پاس نہیں ہے جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیدہ کے گھر سے باہر تشریف لائے اس وقت جناب فاطمہ کی ایک کنیز دورو ڈیا اور گوشت بطور ہدیہ لائی جناب سیدہ نے اس سے لے لیا اور کاسہ نیچے رکھ کر اس پر کپڑا ڈال دیا اور فرمایا قسم بخدا میں حضرت رسول کو اپنے اور اپنے فرزندوں پر مقدم جانتی ہوں اس وقت سب بھوک کے تھے پس امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کو بھیج کر حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو طلب کیا جب حضرت تشریف لائے جناب سیدہ نے فرمایا اے پدر بزرگوار آپ کے تشریف لے جانے کے بعد حق تعالیٰ نے بعام میرے لیے بھیجا اور میں نے آپ کے لیے اپنے فرزندوں سے چھپار کھا ہے حضرت نے فرمایا اے دختر لے آجب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کاسہ کھولا بقدرت حق تعالیٰ وہ کاسہ گوشت اور روٹی سے بھر گیا تھا جناب فاطمہ نے ملاحظہ فرمایا متھر و متعجب ہوئیں اور جان لیا کہ حق تعالیٰ نے کاسہ بھر دیا ہے یہ دیکھ کر حمد الہی بجا لائیں اور حضرت پر درود بھیجا اور وہ بعام حضرت کے پاس لائیں جب حضرت نے کاسہ بعام سے بھر ا دیکھا حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پوچھا اے فاطمہ کہاں سے یہ کھانا لائی فاطمہ نے عرض کیا۔

حق تعالیٰ نے بھیجا ہے کیونکہ جسے خدا چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔ حضرت رسول نے حضرت امیر کو طلب فرمایا اور حضرت رسول اکرم و جناب امیر جناب سیدہ حسنین اور آنحضرت سب نے وہ کھانا نوش فرمایا اور سیر ہو گئے جناب فاطمہ فرماتی ہیں وہ کاسہ بدستور بھرا ہوا تھا اور کچھ کم نہ ہوا تھا یہاں تک کہ میں نے سب ہمسایوں کو اس کھانے سے سیر کیا اور حق تعالیٰ نے اس میں بے حد خیر و برکت اور کرامت فرمائی۔

روایت ہے ایک دن جناب امیر علیہ السلام نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کچھ کھانا مانگا اور کہا صرف اتنا جس سے میں چاشت کر لوں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہ نے فرمایا قسم اس خدا کی جس نے میرے پدر بزرگوار کو گرامی کیا ہے اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے جو تمہارے لیے لاڈ دو دن گزرے ہیں کہ کھانا تھا بغیر اس کھانے کے جو میں تمہارے لیے اپنے اور اپنے بچوں سے بچا کر رکھ چھوڑتی تھی اور تم کو اپنے فرزندوں پر مقدم جانتی تھی جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا تم نے دو دن تک مجھ سے کیوں نہ کہا کہ گھر میں کھانا نہیں ہے میں تمہارے لیے تلاش کرتا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا۔ ابوالحسن میں اپنے خدا سے شرم کرتی ہوں کہ تم کو اس چیز کی تکلیف دوں جس پر تم قادر نہ ہو پس جناب امیر علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائے اور اعتماد تمام و ثوق عظیم اپنے خدا پر فرمایا۔ ایک دینار قرض کیا اور چاہا اپنے عیال کے لیے کھانا خریدے ناگاہ راستے میں وقت شدت تمازت آفتاب مقداد سے ملاقات ہوئی کہ سورج کی حرارت سے مقداد کا سر جلتا تھا اور پاؤں جلے جاتے تھے اور گرمی سے بہت متغیر تھا۔



جب جناب امیر مقداد کے ہال سے مطلع ہوئے رونے لگے۔ اور فرمایا اے مقداد بحق اس خدا کی جس کی تم نے قسم کھائی میں بھی اس کام کے لیے باہر نکلا ہوں اور ایک دینار قرض لیا یے میں تمہیں اپنے نفس پر اختیار اور ایثار کرتا ہوں پس وہ دینار مقداد کو دے دیا اور شرم سے گھر میں نہ گئے۔

جب جناب امیر نے مقداد کو دیکھا پوچھا اے مقداد اس گرمی میں اس وقت کیوں گھر سے باہر نکلے مقداد نے کہا اے ابو الحسن آپ تشریف لے جائیئے اور میر احال نہ پوچھیے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے بھائی مجھے جائز نہیں کہ تمہیں اس طرح دیکھوں اور تمہارا حال معلوم نہ کروں مقداد نے پھر عرض کیا اور حضرت نے مبالغہ فرمایا اس وقت مقداد نے عرض کی بحقِ اس خدا کے جس نے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیغمبر اور آپ کو وصی کیا ہے میں گھر سے باہر نہیں آیا مگر شدت بھوک سے اور اپنے عیال کو بھوکا چھوڑ کر آیا ہوں ان کے رونے سے مجھے تاب نہ رہی اور اس حال سے گھر سے باہر نکلا جب جناب امیر مقداد کے ہاں سے مطلع ہوئے رونے لگے اور اس قدر رونے کے ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا اے مقداد بحقِ اس خدا کی جس کی تم نے قسم کھائی میں بھی اس کام کے لیے باہر نکلا ہوں اور ایک دینار قرض لیا ہے میں تمہیں اپنے نفس پر اختیار اور ایثار کرتا ہوں پس وہ دینار مقداد کو دے دیا اور شرم سے گھر میں نہ گئے مسجد میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر و مغرب و عشاء رسول خدا کے ساتھ ادا کی جب رسول خدا نماز سے فارغ ہوئے تو جناب امیر کی طرف تشریف لائے جو صفا اول بیٹھے ہوئے تھے حضرت کو اشارہ کیا اٹھو جناب امیر اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت کے پیچھے چلے جب مسجد کے دروازے کے قریب پہنچے اور حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اے علی کچھ گھر میں موجود ہے میں چل کر کھاؤں جناب امیر یہ سن کر شرم سے چپ رہے کچھ جواب نہ دیا اور جناب رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم وحی سے جان چکے تھے جو کچھ جناب امیر پر اس روز گزر اتھا اور حق تعالیٰ نے حکم کیا تھا کہ آج

کی رات علی کے گھر افطار کرنے اجنب حضرت امیر کو خاموش پایا ارشاد کیا اے ابو الحسن جواب کیوں نہیں دیتے اگر انکار کرو میں جاؤں یا اقرار کرو تمہارے ساتھ چلوں جناب امیر علیہ السلام نے عرض کیا حضرت میں شرم سے جواب نہیں دے سکتا جناب رسول خدا نے فرمایا اچھا آؤ چلیں پس جناب کا ہاتھ اپنے ہاتھ پہ لیا اور چل دیے یہاں تک کہ جناب سیدہ کے گھر میں تشریف لائے۔ جناب سیدہ جائے نماز پر بیٹھی تھیں اور نماز سے فارغ ہو چکی تھی اور جناب سیدہ کے عقب میں ایک کاسہ کھانے سے بھرا ہوا رکھا تھا اور بھاپ اس کھانے سے اٹھ رہی تھی جب جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی جائے نماز سے اٹھ کر باہر تشریف لائیں اور حضرت کو سلام کیا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت کے نزدیک عزیز ترین تھیں بس حضرت نے جواب سلام دیا اور دست مبارک سر پر پھیرا اور کھا اے دختر کس حالت میں شام کی ہے خدا تجھ پر رحم کرے جناب سیدہ سلام اللہ علیہ نے فرمایا بخیر و نیکی میں شام کی ہے بس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تجھ پر رحمت نازل کرے میرے واسطے کھانا لا۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہ نے وہ کاسہ اٹھایا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کے سامنے رکھا جب جناب امیر نے وہ کھانا دیکھا از روئے تعجب جناب فاطمہ سلام اللہ علیہ کی طرف نظر کی جناب سیدہ نے فرمایا سبحان اللہ آپ مجھے تعجب سے کیوں دیکھ رہے ہیں کیا میں نے کوئی برائی کی ہے کہ آپ کے غضب کا باعث ہوئی۔ جناب امیر نے فرمایا اس سبب سے مجھے تعجب ہے تم نے آج قسم کھائی تھی کہ دو روز سے کھانا نہیں کھایا اور نہ گھر میں کچھ کھانا موجود ہے۔ اور اب ایسا کھانا لائی ہو یہ سنکر جناب سیدہ نے جناب آسمان نظر کی اور کہا زمین و آسمان کا پروردگار جانتا ہے

میں نے سچ قسم کھائی تھی جناب امیر نے فرمایا اے فاطمہ یہ کھانا کھاں سے لائی تھیں اس کی خوشبو اور ذائقہ میں نے کہیں نہیں دیکھا اور نہ کھایا ہے۔

یہ سن کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک جناب امیر کے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور فرمایا۔

اے علی یہ تمہارے اس دینار کے بدل ہے جو تم نے مقداد کو دیا اور یہ جزا تمہارے دینار کی خدا کی طرف سے ہے اور خدا جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے یہ فرمائی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے اور فرمایا حمد و سپاس اس خدا کی جس نے مجھ کو دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ اے علی تم کو بمنزلہ زکریا کر دیا اور فاطمہ کو بمنزلہ مریم و ختنہ عمران کیا۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی تمہاری اور فاطمہ کی مثال زکریا اور مریم کی مثال ہے جس وقت زکریا مریم کے پاس جاتے اور ان کے پاس کھانا دیکھتے پوچھتے مریم یہ کھانا کھاں سے تمہارے پاس آیا مریم کہتیں خداوند عالم نے بھیجا ہے۔ تحقیق خدا جس کو چاہتا ہے یہ حساب روزی عطا فرماتا ہے اور فرمایا ایک مہینے تک اس کا سہ میں سے کھانا کھایا اور کم نہ ہوا۔ اور وہ کاسہ اب میرے پاس ہے اور جناب صاحب الامر اس کا سے سے کھانا کھائیں گے۔

جناب سیدہ کی وفات کی وجہ سے ام ایمن نے مدینہ چھوڑ کر مکے کا رُخ کیا راستے میں پیاس نے غلبہ کیا اور مایوسی میں دعا کی خداوند امیں جناب فاطمہ کی خادمہ ہوں کیا مجھے ^{شقی} سے ہلاک کر ڈالے گا۔ یہ کہنا تھا کہ پانی ایک ڈول آسمان سے اتر ایمن نے وہ پانی پیا اس کے بعد سات سال تک پانی پینے کی حاجت نہ ہوئی۔



حضرت ابوذر حضور پاک سے کہتے بیس میں نے جناب امیر کے گھر میں نے دیکھا کہ چکی خود بخود گھوومتی ہے اس کے پاس کوئی نہیں حضور پاک نے فرمایا۔ اے ابوذر تم کو نہیں معلوم کہ اللہ کے چند فرشتے ایسے بیس جو محمد و آل محمد کی مدد و اعانت کرتے بیس۔

فرشتوں کی مدد:

بسند معتبر روایت ہے کہ ایک دن حضرت سلمان فارسی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھر میں اجازت لے کر آئے اور دیکھا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا چکی پیس رہی ہیں دست مبارک زخمی ہیں اور امام حسین علیہ السلام ایک طرف بھوک سے بلکہ اور روتے ہیں سلمان نے عرض کی اے مخدومہ اے دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کے ہاتھ چکی سے زخمی ہو گئے ہیں حالانکہ آپ کی کنیز فضہ بھی موجود ہے یہ خدمت آپ اس سے کیوں نہیں لیتی جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا اے سلمان حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے یہ وصیت فرمائی ہے کہ گھر کا کاروبار ایک دن فضہ کرے اور ایک دن میں کروں کل فضہ کی باری تھی آج میری باری ہے سلمان نے عرض کی میں آپ کا آزاد کردہ غلام ہوں مجھے حکم دیجیے میں امام حسین علیہ السلام کو بہلا دوں یا چکی پیس دوں جناب سیدہ نے فرمایا میں حسین کو ہر طرح بہلا سکتی ہوں تم چکی پیسو۔ حضرت سلمان نے تھوڑے جو پسیے اور اذان سن کر مسجد میں گئے جب نماز سے فارغ ہوئے جو کچھ دیکھا تھا جناب امیر سے بیان کیا جناب امیر گھر آئے اور پھر ہنسنے ہوئے مسجد میں تشریف لائے جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسنے کا حال پوچھا جناب امیر نے کہا یا حضرت جب میں گھر میں گیاد دیکھا فاطمہ آرام کر رہی ہیں اور حسین ان کے سینے اقدس پر سورہ ہے ہیں اور چکی بغیر اس کے کہ کسی کا ہاتھ دکھائی دے چل رہی ہے حضرت سن کر ہنسنے لگے اور کہایا علی کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ خدا کے چند فرشتے ایسے ہیں جوز میں پر پھرتے ہیں اور تاروز قیامت محمد وآل محمد کی خدمت کرتے ہیں۔

روایت ہے کہ حضرت ابوذر کو ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآل وسلم نے مجھے بھیجا کہ علی علیہ السلام کو بلا لاوں جب میں گھر گیا اور میں نے دیکھا کہ چکی چل رہی ہے اور کوئی چکی کے پاس نہیں ہے بس جناب امیر علیہ السلام اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں نے عرض کی یا حضرت جناب امیر کے گھر میں نے دیکھا کہ چکی خود بخود گھومتی ہے حالانکہ اس کے پاس کوئی نہیں اس سبب سے مجھے کمال تجہب ہے حضرت نے فرمایا خدا تعالیٰ نے میری دختر کے دل اور تمام اعضاۓ جسم ایمان اور یقین سے بھر دیے ہیں اور حق تعالیٰ اس کے ضعف سے واقف ہے۔ اس لیے اس کی اعانت و مدد فرماتا ہے اس کے امور اور مہمات کی کفایت کرتا ہے اے ابوذر تم کو نہیں معلوم کہ اللہ کے چند فرشتے ایسے ہیں جو محمد و آل محمد کی مدد و اعانت کرتے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس لیے محدثہ کہا گیا ہے کہ فرشتے آسمان سے آتے اور ان کو ندا کرتے تھے جس طرح مریم دختر عمران کو ندا کرتے تھے فرشتے کہتے تھے فاطمہ خدالنے آپ کو بر گزیدہ اور مطہر و معصوم کیا ہے اور آپ کو زنانِ عالمیان پر اختیار کیا ہے اے فاطمہ اپنے پروردگار کے لیے عبادت کر اور خضوع کر اور رکوع و سجود کر رکوع کرنے والوں کے ہمراہ پس جناب سیدہ ملائکہ سے باتیں کرتی اور ملائکہ جناب فاطمہ سے باتیں کرتے ہیں ایک دن آپ نے ملائکہ سے فرمایا آیا دختر عمران مریم عالمیان کی عورتوں میں بر گزیدہ نہیں؟ فرشتوں نے کہا مریم اپنے زمانے میں زنان عالمیان سے بہتر تھیں اور حق تعالیٰ نے آپ کو آپ کے زمانے کی عورتوں اور حضرت مریم کے زمانے کی عورتوں اور اولین و آخرین تمام عورتوں سے بہتر کیا ہے۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی نورانی چادر:

ابن شہر آشوب اور کتب راوندی نے روایت کی ہے۔ ایک دن جناب امیر علیہ السلام کو قرض لینے کی ضرورت پیش آئی اور ایک یہودی کے پاس جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی چادر گروئی رکھی۔ اس یہودی کا نام زید تھا۔ اور وہ چادر بالوں کی تھی پس چادر گروئی فرمائ کرتھوڑے جو اس یہودی سے لیے اور اس یہودی نے اس چادر کو لے کر کوٹھری میں رکھ دیا جب رات ہوئی اور یہودی کی بیوی اس کوٹھری میں آئی دیکھا ایک نور اس چادر سے نکل رہا ہے کہ اس نے تمام کوٹھری کو روشن کر دیا ہے جب یہود کی بیوی نے وہ حالت عجیب غریب مشاہدہ کی اپنے شوہر کے پاس گئی جو دیکھا تھا بیان کیا وہ یہودی بھی اس بات سے متعجب ہوا اور بھول گیا کہ چادر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی اس کوٹھری میں ہے جب کوٹھری میں گیا دیکھا کہ شعاعِ چادر خورشید فلکِ عصمت و طہارت ہے کہ اس کی شعاع نے مانند بدر منیر گھر روشن کر دیا ہے۔ یہودی یہ دیکھ کر بہت زیادہ حیران ہوا اور دونوں اپنے عزیزوں کے پاس گئے اور 80 یہودیوں کو لائے اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نورانی چادر کی برکت سے وہ سب بنور اسلام منور ہوئے۔



اعجاز جناب سیدہ سلام اللہ علیہا:-

روایت ہے کہ یہودیوں میں شادی تھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہودی حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ پر ہمارا ہمسائیگی کا حق ہے ہمارے ہاں شادی ہے لہذا آپ سے التماس ہے کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ہماری شادی میں ہمارے گھر بچھج دیجئے تاکہ ہمارے لیے مزید عزت و فرحت ہو اور اس بارے میں بہت اصرار کیا حضرت نے فرمایا وہ علی ابن ابی طالب کی زوجہ ہے اور ان کے حکم میں ہے یہودیوں نے عرض کی آپ علی علیہ السلام سے سفارش کر کے اجازت دلا دیجئے اور یہودیوں کی غرض یہ تھی کہ ان کی عورتوں نے خوب اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا ہوا ہو گا اور زیور لباس سے فاخرہ پہنے ہوئے ہوں گی۔ کیونکہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا پرانے لباس میں شادی میں آئیں گی اور یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خدا نخواستہ ذلت کا سبب ہو گی۔ ناگاہ جبراًیل علیہ السلام نازل ہوئے اور بہشت کے زیور اور لباس جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے لیے لائے اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا وہ زیور اور لباس بہشت پہن کر یہودی کی شادی میں تشریف لے گئیں جب یہودیوں کی عورتوں نے وہ عمدہ زیور اور لباس ان کو پہنے دیکھا اور ان کا نور و ضیاء اور صفا کا مشاہدہ کیا تو سب کے سب جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئیں اور زمین پر گر کر ان کے پائے مبارک چومنے لگیں۔ اور ان میں سے بہت سی عورتیں مشرف بہ اسلام ہوئیں۔



اہلیت علیہم السلام تفسیر سورہ رحمٰن میں:

شیعہ سنی معتبر احادیث میں حضرت امام صادق علیہ السلام اور دیگر آئندہ طاہرین کے حوالے سے آیت مبارک "مَرْجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ" کی اس طرح روایت ہے یعنی "دودریا کو مخلوط کیا کہ آپس میں ملتے ہیں" فرمایا اس سے مراد دودریا یعنی علم علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں۔ کہ حق تعالیٰ نے ان دونوں کو باہم کیا۔ "بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَعْلَمُونَ" یعنی "ان کے درمیان فاصلہ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہ کریں" اور وہ فاصلہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ کہ الفت علی و فاطمہ کا سبب ہوئے ہیں۔ "يَخْرُجُ مِنْهُمَا الْلُؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ" ان دریاؤں سے مردارید و مرجان برآمد ہوتے ہیں حضرت نے فرمایا مردارید و مرجان سے مراد حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ہیں کہ جو ان دودریا یعنی علم سے ظاہر ہوئے ہیں۔



علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لیے حق تعالیٰ نے ایک بہشت موتیوں سے بنایا ہے۔ جسکی دیواریں مروارید و یاقوت سے چھت سبزابرجد سے اور اس میں موتیوں سے طاق نکالی بین اور ان کو یاقوت سے آراستہ کیا ہے اور غرفے بنائے بین اور ان کو سونے چاندی موتی یاقوت زبرجد کی اینٹوں سے بنایا ہے۔



بیہشت میں علی و فاطمہ علیہم السلام کا قبہ:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منقول ہے تمام عالم کی عورتوں سے کوئی بہتر نہیں مگر چار عورتیں مریم دخترِ عمران، آسمیہ زین فرعون، حضرت خدیجہ اور فاطمہ دخترِ محمد۔ اور ان سب سے بہتر فاطمہ ہے۔ بیشتر سند کے ساتھ دیگر روایات میں ہے بہترین زنان بہشت یہ چار عورتیں ہیں دوسری روایات میں بہترین زنان عالمیان یہ چار عورتیں ہیں اور شیعہ سنی کی روایات متواتر میں منقول ہے فاطمہ سلام اللہ علیہا اولین و آخرین بہترین زنان میں سے ہیں۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا اے فاطمہ بشارت ہو خدا نے تجھے زنان عالمیان سے برگزیدہ کیا ہے دوسری حدیث میں وارد ہے بروز قیامت آسمیہ و مریم دخترِ عمران و حضرت خدیجہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے آگے آگے مانند دربانوں و خدمت گاروں کے چلیں گی۔ یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہوں۔

روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب سفر کا رادہ فرماتے سب سے آخر میں جسے وداع کرتے وہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا تھیں اور جب سفر سے واپس آتے سب سے پہلے جس سے ملاقات کرتے وہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا تھیں۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب حق تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ فاطمہ کو علی سے تزویج کروں جبراٹیل علیہ السلام نے کہا حق تعالیٰ نے ایک بہشت موتیوں سے بنایا ہے اور اس کی دیواریں قطعات مر وارید و یا قوت سے بنائی ہیں اور مشک باطلہ ہے اور چھت سبز ابر جد سے بنائی ہے اور اس بہشت میں موتیوں سے طاق نکالے ہیں۔ اور ان کو یا قوت سے

مکل و آر استہ کیا ہے اور اس بہشت میں غرفے بنائے ہیں اور ان کو سونے چاندی موتی یا قوت زبر جد کی ایک ایک اینٹ سے بنایا ہے۔ اور ان غرفوں میں چشمے جاری کیے ہیں جو درپھوں کے اطراف سے جاری ہیں اور ان درپھوں کے گرد نہریں جاری کی ہیں اور ان نہروں پر قبہ ہائے مردار یہ بنائے ہیں اور ان قبوں کو سونے کی زنجیروں سے باندھا ہے اور ان کے گرد اگر دمیوہ دار درخت اُگے ہیں۔ اور بالائے ہر شاخ قبہ بنایا ہے اور قبہ میں سفید موتی کا ایک تخت رکھا ہے اور ان تختوں کے سامنے حریر کے نازک پردے لٹکائے ہیں اور زمین کا فرش زعفران سے ہے اور ان تختوں کو مشک و عنبر سے معطر کیا ہے اور ہر قبے میں ایک حوریہ ہے اور اس قبے کے ایک سود روازے ہیں اور ہر دروازے پر دو کنیزیں کھڑی ہیں اور اس قبے کے گرد آیت الکرسی نقش ہے۔ پس میں نے کہاں جبرائیل اس قبے کو کس لیے پیدا کیا ہے جبرائیل نے کہا علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لیے بنایا ہے اور یہ تحفہ حق تعالیٰ نے ان کو دیا ہے بغیر اور بہشتیوں کے جوان کے لیے پیدا کیے ہیں۔ خاص اس واسطے کہ آپ کی انکھیں روشن اور دل شاد ہو جائے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو پیارا نہ کر لیتے سوتے نہ تھے اور اپنا روح مبارک سینہ جناب سیدہ پر رکھتے اور ان کے لیے دعا فرماتے تھے جناب صادق علیہ السلام سے روایت ہے آنحضرت سے حی علی خیر العمل کے معنی پوچھئے تو حضرت نے فرمایا کہ تاروز قیامت فاطمہ اور اس کے فرزندوں کی طرف نیکی کی رفتار کرو یہ بہترین اعمال ہیں۔



بہشت میں جبرائیل نے کہا حضرت آدم سے کہا یہ نور
دختر محمد ﷺ کا یہ جو تاج ان کے سر پر یے۔ ان کے
شوبر علی ابن ابی طالب ہیں۔ کانوں کے دونوں بُندے
آن کے دو فرزند حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔ یہ
آپ کی پیدائش سے چار بزار سال پہلے سے ہیں۔

حضرت آدم سے چاربزار سال پہلے نور فاطمہ۔

مفسرین اہل سنت نے روایت کی ہے کہ جب اہل بہشت، بہشت میں ساکن ہوں گے اس وقت بہشت میں ایک نور کا مشاہدہ کریں گے کہ اس نور سے تمام بہشت روشن ہو گا۔ اس وقت اہل بہشت عرض کریں گے۔ پروردگار تو نے قرآن میں فرمایا ہے اہل بہشت سورج نہ دیکھیں گے یہ نور کیسا ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں پس منادی ندا کرے گا یہ نور چاند سورج کا نہیں بلکہ علی و فاطمہ ہنسنے ہیں اور یہ ان کا نور ہے۔

روایت ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا مشغول عبادت ہوتی تھیں اور کوئی بچہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا جھولے میں روتا تھا پس حق تعالیٰ ملائکہ کو حکم فرماتا کہ وہ آکر جھولا ہلاتے تھے یہاں تک کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نماز سے فارغ ہوتیں۔

امام حسن عسکری علیہ السلام سے معتبر روایت ہے کہ جب حق تعالیٰ نے آدم وہ حوا علیہم السلام کو پیدا کیا انہوں نے بہشت میں فخر کیا حضرت آدم نے حضرت حواس کہا خدا تعالیٰ نے کوئی خلق ہم سے بہتر پیدا نہیں کی اس وقت حق تعالیٰ نے جبرائیل کو حکم فرمایا کہ آدم و حوا علیہم السلام میرے دونوں بندوں کو فردوسِ اعلیٰ کی طرف لے جاؤ۔ جب آدم و حوا فردوسِ اعلیٰ میں داخل ہوئے۔ دیکھا ایک لڑکی بہشت میں سے تختوں میں سے ایک تخت پر بیٹھی ہے۔ اور ایک نور کا تاج سر پر رکھا ہے اور دونوں کانوں میں نور کے دو گوشوارے ہیں اور تمام بہشت اس کے نور سے روشن ہو گیا ہے جبرائیل نے کہا یہ فاطمہ دختر محمد ہے اور وہ ایک پیغمبر ہیں جو آپ کے فرزندوں میں سے ہیں کہ زمانہ آخر میں پیدا ہوں گے۔ آدم نے کہا یہ جو تاج ان کے

سرپر ہے کیا چیز ہے کہا یہ تاج ان کے شوہر علی ابن ابی طالب ہیں۔ آدم نے پوچھا یہ دونوں بُندے اُن کے کان میں کیسے ہیں۔ جبرائیل نے کہا یہ ان کے دو فرزند حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اے حبیب من اے جبرائیل آیا یہ مجھ سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔ جبرائیل نے کہا یہ علم پہاں حق تعالیٰ میں آپ کی پیدائش سے چار ہزار سال پہلے تھے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا جو کوئی تم پر درود بھیج گا خدا اس کے گناہوں کو بخشن دے گا اور اس کو بہشت میں جس جگہ میں ہوں گا جگہ دے گا۔



اعرابی نے کہا اس بار کی برکت پر میں ہنستا
بون کہ بھوکے کو کھانا کھلایا اور یہ لباس کو
لباس پہنائی فقیر کو غنی کیا غلام کو آزاد کیا
اور پھر اپنے مالک کے پاس واپس آگیا۔



حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بار کی کرامات:

کتاب بشارت المصطفیٰ میں بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عصر سے فارغ ہوئے محراب میں بیٹھ گئے اور ارد گرد اصحاب جمع تھے ناگاہ مہماجرین میں سے ایک بوڑھا شخص پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوا وہ بڑھاپ سے آپ سے میں نہ تھا حضور پاک اس کی طرف متوجہ ہوئے اور حال پوچھا اس بوڑھے نے عرض کیا حضرت میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دیجئے میں ننگا ہوں مجھے کپڑے عنایت کیجئے فقیر ہوں بے نیاز کیجئے حضرت نے فرمایا تیرے لیے میرے پاس کچھ نہیں لیکن خیرات کا بتانے والا مثل خیرات کرنے کے ہے اس شخص کے گھر جا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں اور اپنی جان پر رضائے خدا کا اختیار کرتا ہے اے شخص فاطمہ کے گھر جا اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا گھر حجرہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے متصل تھا پھر حضرت بلاں کو حکم دیا اس بوڑھے شخص کو فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر لے جا جب وہ بوڑھا شخص دروازہ فاطمہ پر پہنچا بازاں بند ندا کی۔ تم پر سلام ہوا۔ اہل بیت پیغمبر و باذن پروردگار حمید کی جانب سے محل آمد و رفیع ملائکہ اور محل نزول جبراً میل روح الامین۔ پس جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا تم پر سلام ہو تم کون ہو؟ اس نے کہا میں مرد پیر عرب ہوں بہت دور سے آپ کے والد کے پاس آیا ہوں۔

اے دختر پیغمبر میرے پاس لباس نہیں اور بھوکا ہوں اپنے مال سے میری دستگیری کریں کہ خدا آپ پر رحم فرمائے اور یہ وہ وقت تھا کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اور جناب امیر علیہ السلام اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین روز سے

کھانا نہیں کھایا تھا اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی حالت سے خوب واقف تھے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر میں ایک پوستِ گوسفند تھا جس پر حسنین علیہم السلام آرام فرماتے تھے وہ پوستِ گوسفند اس بوڑھے شخص کو دے دیا اور فرمایا اسے لے شاید حق تعالیٰ تیرے لیے اس سے بہتر کر دے اعرابی نے کہا اے دختر پیغمبر مجھے بھوک کی شکایت ہے اور آپ پوستِ گوسفند دیتی ہیں۔ اسے میں کیا کروں کیونکہ میں بھوکا ہوں جب سائل سے سناؤں وقت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے اپنا ہار جو دختر حضرت حمزہ نے بطور تحفہ دیا تھا اپنی گردان سے اتار کر اعرابی کو دے دیا اور فرمایا اس ہار کو لے اور فروخت کر دے شاید حق تعالیٰ اس کے عوض تھے بہتر عطا فرمائے۔ اس اعرابی نے ہار لے لیا اور مسجد میں حاضر ہوا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرماتھے اس اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے یہ ہار مجھے دیا ہے اور کہا ہے فروخت کر شاید حق تعالیٰ اس سے بہتر میسر کرے حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب یہ سناؤ رونے لگے اور فرمایا حق تعالیٰ تیرے لیے اس سے بہتر کیوں کرنے میسر کرے حالانکہ بہترین دخترِ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاطمہ سلام اللہ علیہا بہترین دختر ان فرزندان آدم علیہ السلام نے تھے دیا۔ اس وقت عمار بن یاسر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا یا حضرت آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں اس ہار کو خریدوں حضرت نے فرمایا اے عمار خرید لو تحقیق اگر تمام جن و انس اس ہار میں شریک ہوں تو حق تعالیٰ ان سب کو آتشِ دوزخ سے عذاب نہ کرے گا۔ حضرت عمار نے اعرابی سے کہا یہ ہار کتنے میں بیچتے ہو اعرابی نے کہا اس قدر گوشت اور روٹی جس سے میں سیر ہو جاؤں اور ایک چادر یمنی جس سے اپنا بدن چھپاؤں اور اس سے

اپنے پروردگار کی نماز پڑھوں اور ایک دینار طلا کہ راہ میں خرچ کرتا ہو اپنے اہل و عیال تک پہنچ جاؤ۔ اس وقت حضرت عمار نے خیر کی غیمت کا اپنا حصہ بچا تھا اور اس کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہ تھا پس حضرت عمار نے کہا اس ہار کو میں قیمت ذمیل میں تجھ سے لیتا ہوں 20 دینار طلا اور 200 درهم بھری اور ایک چادر یعنی اور ایک اونٹ جو میرے پاس ہے اس لیے کہ تیرے عیال تک پہنچا دے اور اس قدر گھیوں کی روٹی اور گوشت جس سے تو سیر ہو جائے اور جو کچھ تھا سب اس کو دے دیا پھر وہ اعرابی حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا اے اعرابی سیر ہو اور کپڑا پہننا۔؟

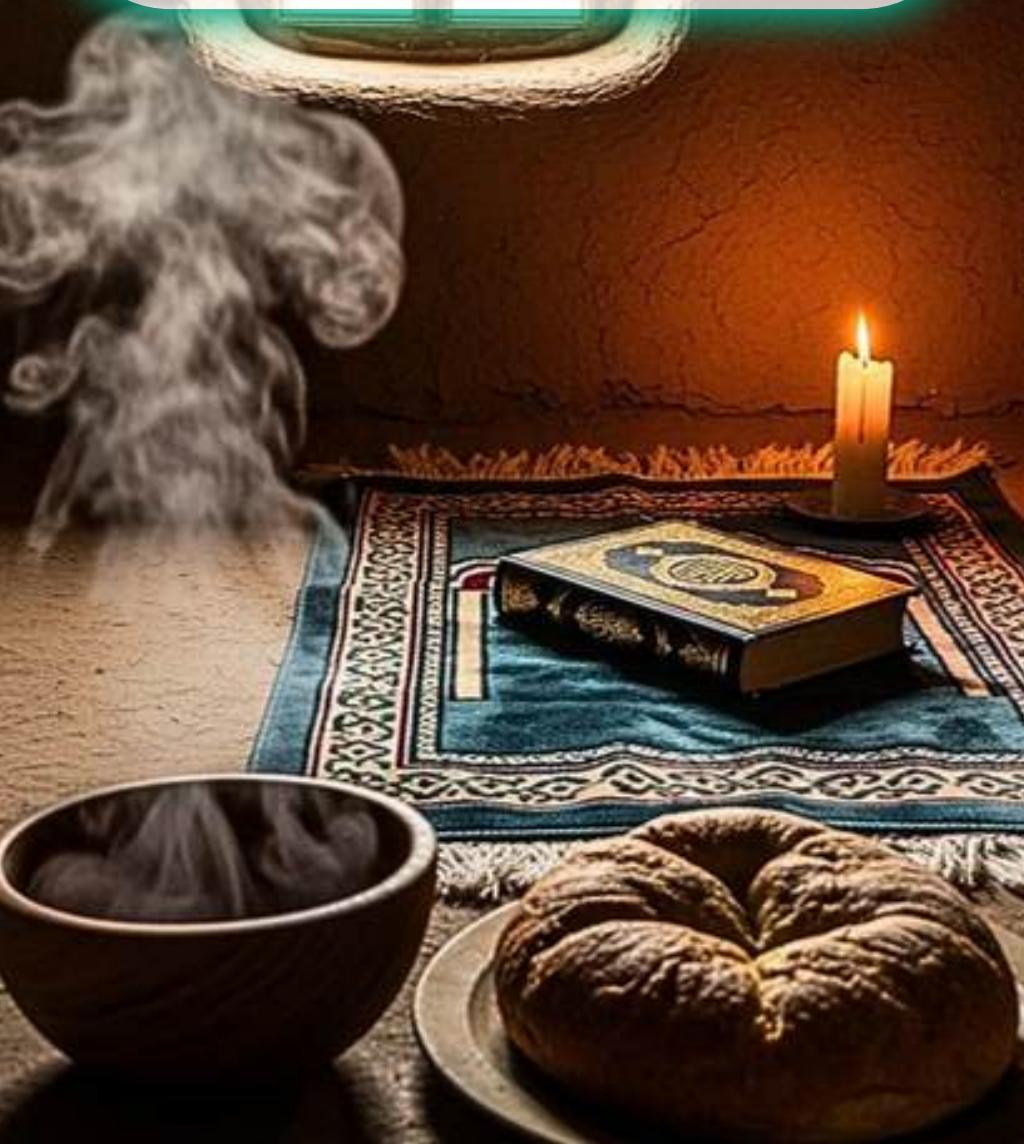
اعربی نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان میں مستغفی اور بے نیاز ہوا حضرت نے فرمایا فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دعادے جو اس نے تیرے ساتھ سلوک کیا اعرابی نے کہا خداوند تو ہی وہ پروردگار ہے جسے میں حادث نہیں جانتا۔ بلکہ تو ہمیشہ سے ہے اور تو ہی وہ خدا ہے کہ تیرے بغیر دوسرا معبد نہیں اور تو ہی مجھے ہر حال میں روزی دینے والا ہے خداوند فاطمہ سلام اللہ علیہا کو وہ عطا کر جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا پھر حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعرابی کی دعا پر آمین کہا۔ اور اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا حق تعالیٰ نے دنیا میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کو وہ عطا کیا جو اعرابی نے آخرت میں اس کے لیے طلب کیا۔ اس لیے میں اس کا باپ ہوں اور کوئی تمام عالم میں میرے مثل نہیں ہے اور علی علیہ السلام اس کا شوہر ہے اور اگر علی نہ ہوتا تو فاطمہ کے مانند اور مثل شوہرنہ ہوتا اور حق تعالیٰ نے حسین علیہم السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا کو عطا فرمائے کہ تمام عالم میں خدا نے ایسے فرزند کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ حسین علیہم السلام بہترین فرزند گان

پیغمبر ان عالم اور بہترین جوانان بہشت ہیں اس وقت حضور پاک کے نزدیک حضرت سلمان حضرت مقداد اور حضرت عمار بیٹھے ہوئے تھے حضرت نے فرمایا چاہتے ہوا سے زیادہ بیان کروں عرض کی ہاں یا رسول اللہ ارشاد فرمائیے حضرت نے فرمایا جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا جب فاطمہ دنیا سے رحلت فرمائے گی اور ان کو دفن کرچکے ہوں گے اس وقت دو فرشتے ان کی قبر میں آئیں گے اور سوال کریں گے تمہارا پروردگار کون ہے جواب دیں گی خداوند عالمیان میرا پروردگار ہے پھر کہیں گے پیغمبر تمہارا کون ہے جواب دیں گی میرا باپ میرا پیغمبر ہے پھر کہیں گے ولی تمہارا کون ہے جواب دیں گی یہ مرد جو قبر کے کنارے کھڑا ہے یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام پھر حضرت نے فرمایا فاطمہ سلام اللہ علیہا کے اور فضائل بیان کروں تحقیق حق تعالیٰ نے بہت سے فرشتوں کے گروہ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر موکل کیے ہیں کہ حالت حیات میں پیشروا اور پشت سر اور دائیں بائیں جانب سے حفاظت کرتے ہیں اور بعد وفات نزدیک قبر ہیں گے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اس کے باپ اور شوہر اور فرزندوں پر بکثرت درود بھیجتے ہیں جو کوئی اس کے بعد میری قبر کی زیارت کرے ایسا ہے گویا میری زیارت میری زندگی میں کی اور جس نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کی اس نے میری زیارت کی اور جس نے علی کی زیارت کی اس نے فاطمہ کی زیارت کی اور جس نے حسین کی زیارت کی اس نے علی کی زیارت کی اور جس نے ان کے فرزندوں یعنی باقی نوامبوں کی زیارت کی اس نے ان کی زیارت کی۔ حضرت عمار نے اس ہار کوٹنگ سے خوشبو کر کے چادر یعنی میں لپیٹ کر اپنے غلام کو جس کا نام سہم تھا دیا اور کہا اس کو حضرت کی خدمت میں لے جا اور تجھے بھی میں نے حضرت کو بخش دیا۔

جب غلام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور حضرت عمار کی گزارش بیان کی حضرت نے فرمایا فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس جاؤ اور یہ ہار حضرت فاطمہ کو دے دو اور میں نے بھی تجھ کو فاطمہ کو بخش دیا جب وہ غلام جناب سیدہ کی خدمت میں آیا اور پیغام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ہار لے لیا اور غلام کو آزاد کر دیا اس وقت وہ غلام ہنسنے لگا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے پوچھا کیوں ہنستا ہے اس نے کہا اس ہار کی برکت پر میں ہنستا ہوں کہ بھوکے کو کھانا کھلایا اور بے لباس کو لباس پہنانے فقیر کو غنی کیا غلام کو آزاد کیا اور پھر اپنے مالک کے پاس واپس آگیا۔

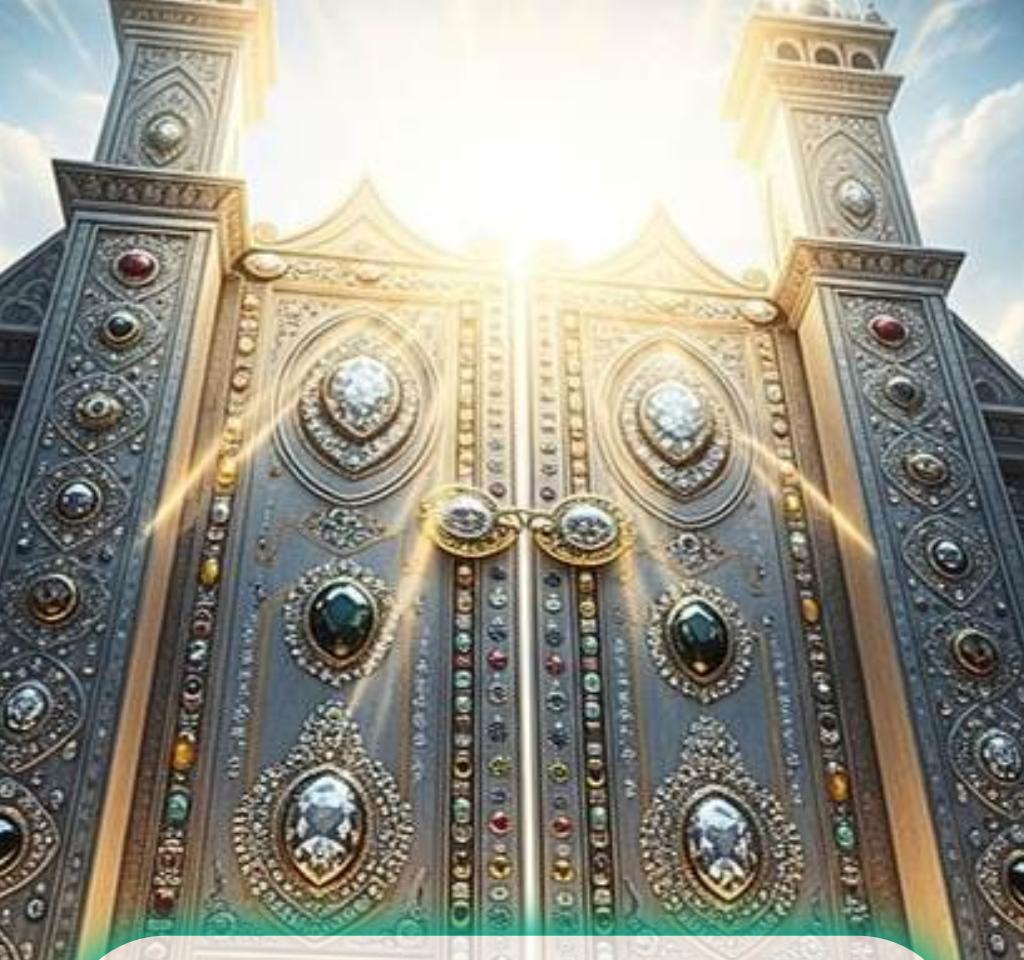


رسول خدا ﷺ نے فرمایا اگر فاطمہ اس کاسہ سے کھانا کسی کو نہ دیتی تو قیامت تک فرزندوں کے لیے باقی رہتا۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا وہ کاسہ اب بمارے پاس ہے اور قائم آل محمد اس کو ظاہر کریں گے۔



حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا اٹھو اور وہ کاسہ لاو۔ پس جناب سیدہ اٹھیں اور وہ کاسہ لائیں اس کاسہ میں کچھ گوشت اور نان خورش گرم گرم تھی۔ جس سے بھاپ اٹھ رہی تھی اسی وقت آسمان سے اترا تھا حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم جناب امیر علیہ السلام اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسین بن علیہم السلام 13 روز تک اس سے تناول فرماتے رہے۔ ام ایکن نے ایک دن دیکھا کہ امام حسین علیہ السلام اس میں سے تھوڑا سا ہاتھ میں لیے تناول فرمارہے ہیں ام ایکن نے پوچھا کہاں سے لائے امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کئی روز سے ہم اس سے کھا رہے ہیں ام ایکن فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئیں اور کہا جب کوئی چیز ام ایکن کو دستیاب ہوتی وہ گویا آپ کی اور آپ کے بچوں کی ہوتی ہے اور جب کوئی چیز آپ کو دستیاب ہوا س میں ام ایکن کا حصہ نہ ہو یہ سن کر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا وہ کاسہ لائیں اور ام ایکن نے اس سے کھایا اور اس سبب سے اس کاسہ سے کھانا غائب ہو گیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر فاطمہ اس کاسہ سے کھانا کسی کونہ دیتی تو قیامت تک تمہارے فرزندوں کے لیے باقی رہتا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ کاسہ اب ہمارے پاس ہے اور قائم آل محمد اس کو ظاہر کریں گے۔





امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں خدا
کی قسم جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے
محبوبوں اور شیعوں کو اس طرح میدان
محشر سے اُنہا لین گی جس طرح مرغ اچھے
دانے کو بڑے دانے سے الگ کر کے اُنہا لیتا ہے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی قدر و منزلت:

امام محمد باقر علیہ السلام سے معتبر سند سے روایت ہے حق تعالیٰ تمجید و تعظیم کسی چیز سے عبادت نہیں کیا گیا جو کہ تسبیح ہے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بہتر ہوا اگر جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی تسبیح سے اور کوئی بہتر ہوتی بے شک حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کو عطا فرماتے ہیں۔ فرات بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ایک دن جابر الانصاری نے میرے پدر بزرگوار سے فضائل جناب سیدہ سلام اللہ علیہا پوچھے حضرت نے کہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب قیامت ہو گی میرے اور رسولوں کے لیے نور کے ممبر لگائے جائیں گے اور میرا ممبر ان سب کے ممبروں سے بہت اونچا ہو گا اس وقت حق تعالیٰ مجھے نہ افرمائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم خطبہ پڑھو میں ایسا خطبہ پڑھوں گا کہ کسی پیغمبر اور رسول نے ایسا خطبہ نہ سنا ہو گا اس کے بعد پیغمبروں کے اوصیاء کے لیے نور کے ممبر نصب کیے جائیں گے اور میرے وصی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے لیے ان ممبروں میں سب سے اونچا ممبر نصب کیا جائے گا اور حق تعالیٰ فرمائے گا اے علی خطبہ پڑھو پس علی علیہ السلام ایسا خطبہ پڑھیں گے کہ کسی وصی نے ایسا خطبہ نہ سنا ہو گا۔ اس کے بعد فرزندان پیغمبران کے لیے نور کے ممبر نصب کیے جائیں گے پس میرے دو گل بوستان اور فرزندان حسن و حسین علیہم السلام کے لیے دو ممبر نصب کریں گے حق تعالیٰ ان کو حکم فرمائے گا خطبہ پڑھیں گے اور یہ خطبہ ایسے پڑھیں گے کہ اور کسی پیغمبر کی اولاد سے ایسا خطبہ ادا نہ ہو گا اس وقت جبراہیل نہ اکریں گے فاطمہ دختر محمد و خدیجہ مریم بنت عمران خواہر مولیٰ کلثوم مادر یعنی کہاں ہیں۔ یہ سن کرو وہ اٹھ کھڑی

ہوں گی اس وقت حق تعالیٰ فرمائے گا اے اہل محشر آج کے دن بزرگواری کس کس کے لیے ہے۔ محمد و علی حسن و حسین و فاطمہ علیہم السلام کہیں گے مخصوص خداوند یگانہ و قہار کے لیے۔ اس وقت حق تعالیٰ فرمائے گا اے اہل محشر آج کے دن بزرگواری و کر محمد علی فاطمہ حسن حسین کے لیے میں نے مقرر کی اے اہل محشر سرینپے کر لو آنکھیں بند کر لو فاطمہ بہشت میں جاتی ہیں پس جبرائیل ناقہ ہے بہشت سے ایک ناقہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لیے لاکیں گے۔ اس کے پہلوؤں کو دیباۓ بہشت سے مزین کیا ہو گا اور اس کی مہار مرداری سے اور کجا و امر جان کا ہو گا اس اونٹ کو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس بٹھادیں گے اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا اس اونٹ پر سوار ہوں گی حق تعالیٰ سو ہزار فرشتے بھیجے گا کہ دہانی جانب چلیں اور سو ہزار فرشتے باکیں جانب چلیں اور سو ہزار فرشتے اپنے پروں پر اٹھا کر جانب بہشت پر واز کریں جب جناب سیدہ دروازہ بہشت پر پہنچیں گی پیچھے کی طرف نظر کریں گی حق تعالیٰ ندا کرے گا اے دختر حبیب من کیا دیکھیں ہے حالانکہ میں نے حکم کیا ہے تجھے بہشت میں لے جائیں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا عرض کریں گی اے میرے پروردگار میں چاہتی ہوں کہ میری قدر و منزلت جو تیرے نزدیک ہے وہ لوگوں پر ظاہر ہو جائے اس وقت حق تعالیٰ فرمائے گا دختر حبیب من جانب محشر پھر جا اور جس کے دل میں اپنی جانب یا اولاد کی محبت پائے اس کو داخل بہشت کر۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں اے جابر انصاری خدا کی قسم جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اس دن اپنے محبوبوں اور شیعوں کو اس طرح میدانِ محشر سے اٹھالیں گی جس طرح مرغ اپچھے دانے کو برے دانے سے الگ کر کے اٹھا لیتا ہے اور جب حضرت کے شیعہ دروازے بہشت پر پہنچیں گے حق تعالیٰ ان کے دلوں میں ڈالے گا اپنی

پشت کی طرف دیکھیں اس وقت حق تعالیٰ ندا کرے گا اے دوستان من تم پیچھے
 کیوں دیکھتے ہو حالانکہ فاطمہ دختر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمہاری
 شفاعت کی ہے یہ سن کروہ عرض کریں گے اے پروردگار تیرے نزدیک جو ہماری
 قدر و منزلت ہے وہ آج اہل محشر پر ظاہر و آشکار ہو جائے۔ حق تعالیٰ فرمائے گا اے
 دوستان من جانبِ محشر پھر جاؤ اور نظر کرو جس نے تم کو باسبب دوستی فاطمہ دوست
 رکھا اور جس نے بوجہ دوستی کھانا دیا ہو اور جس نے تم کو بسبب محبت فاطمہ سلام اللہ
 علیہا پانی دیا ہو اور جس نے بوجہ دوستی فاطمہ تمہاری غیبت کو رد کیا ہوا س وقت ان کا
 ہاتھ پکڑو اور داخل بہشت کرو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا سو گند بخدا صحرائے
 محشر میں سوائے کافر یا منافق اور کوئی باقی نہ رہے گا جب باقی ماندہ کو طبقات جہنم میں
 ڈالیں گے وہ کہیں گے۔ ہماری شفاعت کرنے والے نہیں اور یار مہربان نہیں ہیں۔
 پس کہیں گے کیا اچھا ہوتا اگر ہماری بازگشت دنیا میں ہوتی ہم مومنین میں سے ہو
 جاتے۔ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس دن ان کی آرزو ان کو کوئی فائدہ نہ
 دے گی اور اگر دنیا کی طرف پھر جائیں پھر وہی عمل کریں گے جن سے ان کو منع
 کرتے تھے تحقیق یہ جھوٹ لوگوں میں سے ہیں۔



جناب رسول ﷺ نے پوچھا یئی یہ کھانا کھاں
سے آیا جناب سیدہ نے فرمایا پدر بزرگوار خدا
نے بھیجا ۔ حضور نے فرمایا پروردگار کی حمد
کرتا ہوں کہ میں نے اپنی دختر میں دیکھا جو
زکریا نے مریم بنت عمران میں دیکھا۔



آپ تمام اولین و آخرین عورتوں سے بیتربیں:

روایت ہے کہ جب شہ کے بادشاہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے زر تار سے بنی ہوئی ایک چادر ہدیہ بھی حضرت نے فرمایا البتہ چادر کو اس شخص کو دوں گا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں جب اصحاب نے یہ مناسب نے گرد نیں اٹھائی کہ شاید ان کو دیں گے حضور پاک نے فرمایا علی ابن ابی طالب کہاں ہے حضرت عمار نے جب یہ سنا جناب امیر کے گھر کی طرف دوڑتے ہوئے آئے اور جناب امیر سے بیان کیا جب جناب امیر تشریف لائے حضرت رسول نے وہ چادر عطا فرمائی اور فرمایا، یا علی تم ہی اس چادر کے سزاوار ہو جناب امیر اس چادر کو لے کر جانب سوقِ اللیل گئے اور تار تار اس کے جدا فرمائے سونا اس کا مہاجرین و انصار پر تقسیم کیا اور جب گھر میں واپس تشریف لائے کوئی چیز اس چادر کی ہمراہ نہ لائے دوسرے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ملاقات کر کے کہاے علی کل تمہیں تین ہزار شقال طلا ملائے ہے لہذا میں اور جمیع مہاجرین و انصار تمہارے گھر چاشت کھائیں گے جناب امیر نے فرمایا، یا حضرت ایسا ہی ہو گا جب دوسرا دن ہوا مہاجرین و انصار آئے کنڈی کھٹکھٹائی۔ جناب امیر باہر تشریف لائے اور جب نظر مبارک ان پر پڑی حیا سے پسینہ پسینہ ہو گئے اس لیے کہ گھر میں تھوڑی بہت چیز کا بھی گمان نہ تھا اس کے بعد سید مختار مہاجرین و انصار کے ساتھ تشریف لائے اور بیٹھے۔ جناب امیر علیہ السلام جناب فاطمہ سلام اللہ علیہما کے پاس گئے۔ ناگاہ ایک بہت بڑا کاسہ دیکھا کہ روٹی سے بھرا ہوا تھا اور ایک پارچہ گوشت اس پر رکھا تھا جس سے بوئے مشک آرہی تھی جناب امیر نے چاہا اس کا سے کواٹھائیں مگر نہ اٹھائے سکے جناب سیدہ نے بھی مل کر اٹھایا اور اٹھا کر جناب رسول خدا

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس رکھ دیا جب حضرت نے وہ کھانا دیکھا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئے اور کہا اے بیٹی یہ کھانا کہاں سے آگیا جناب سیدہ نے فرمایا اے پدر بزرگوار خدا نے بھیجا ہے۔ تحقیق خدا جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے یہ سن کر حضرت نے فرمایا حمد اپنے پروردگار کی کرتا ہوں جس نے مجھے دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ میں نے اپنے دختر میں دیکھا جو زکریا نے مریم بنت عمران میں دیکھا۔



مکارم اخلاق جناب سیدہ سلام اللہ علیہا:

قرب الاسناد میں امام محمد باقر علیہ السلام سے معتبر روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ انتظام فرمایا تھا کہ گھر سے باہر کی خدمت مثلاً لکڑی لانا پانی لانا جناب امیر مکر ریس گے اور گھر کے اندر کی خدمت مثلاً جکلی پیشنا کھانا پکانا جھاؤ و دینا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کریں گی۔ ابن بابویہ نے معتبر سند سے امام حسن علیہ السلام سے روایت کی ہے امام حسن علیہ السلام نے فرمایا شب جمعہ میری مادر گرامی محراب عبادت میں کھڑے ہو کر مشغول عبادت ہو تیں اور ہمیشہ تا طلوع صبح رکوع و سجود و قیام و دعا فرماتیں۔ میں نے سنا ہمیشہ مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کرتیں اور ان کے نام لیتیں۔ اور ان کے لیے بہت دعا فرماتیں اور اپنے لیے دعائے کرتیں۔ میں نے کہا اے مادر آپ نے دوسروں کی طرح اپنے لیے کیوں دعائے فرمائی جناب سیدہ نے فرمایا اے فرزند پہلے ہمسائے کا خیال کرنا چاہیے اس کے بعد اپنا۔

تسیح فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا کی فضیلت:

جناب امیر علیہ السلام سے معتبر روایت ہے کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو محبوب ترین شخصیں اور اس قدر پانی کے مشکیزے اٹھائے کے سینہ مبارک میں تکلیف ظاہر ہوئی اور اس قدر جکلی پیسی کے ہاتھ مجروح ہو گئے اور اس قدر گھر میں جھاڑو دی کہ کپڑے گرد آلو دھو گئے اور اس قدر کھانے پکائے اور آگ سلاگائی کے کپڑے سیاہ ہو گئے لمذاکام کی کثرت کی وجہ سے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو سخت تکلیف ہوئی میں نے ایک روز کہا اپنے پدر بزرگوار کے

پاس جاؤ اور عرض کرو مجھے کام کا ج کے لیے ایک کنیز دے دیجئے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہار رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گئیں لوگوں کا ہجوم دیکھا کہ حضرت سے باتیں کر رہے ہیں اس وقت حیامان ہوئی کہ حضرت سے باتیں کریں گھر میں پھر آئیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا اور جانا فاطمہ کسی کام سے آئی تھیں دوسرے دن صحیح کو حضرت تشریف لائے۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو اس چیز کی خبر دوں جو کہ کنیز سے تمہارے لیے بہتر ہو پس فرمایا جب بستر خواب پر جاؤ 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہواں وقت جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے تین مرتبہ فرمایا میں خدا اور رسول سے راضی ہوں۔

معتبر سند سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت فاطمہ الزہرا صلی اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اونٹ کی کھال کا جامہ پہنے اپنے ہاتھ سے چکلی پیس رہی تھیں اور ساتھ ہی فرزند کو دودھ بھی پلارہی تھی جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس حال میں دیکھا چشم مبارک سے آنسو رواں ہوئے اور فرمایا اے دختر گرامی دنیا کی تنخیوں کو آخرت کی حلاوتوں کے لیے آج چکھو۔ یہ سن کر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا رسول اللہ میں اپنے خدا کی ان نعمتوں پر حمد کرتی ہوں اور اس کی کرامتوں پر اُس کا شکر ادا کرتی ہوں۔ روایت کے مطابق اس وقت حق تعالیٰ نے سورہ ^{الضحا} کی یہ آیت نازل فرمائی۔

"وَلَسْوَفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضِيْ " حق تعالیٰ بروز قیامت اس قدر عطا کرے گا کہ تو راضی ہو۔"

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا خواب:

علی بن ابراہیم کی بسند حسن حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے ایک شب جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے خواب میں دیکھا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب امیر علیہ السلام اور حسین علیہم السلام کو مدینہ سے لے کر باہر گئے جب مدینے کے باغوں سے گزرے دوراستے ان کو ملے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم داہنے راستے پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ وہ ایک موضع میں پہنچے وہاں میٹھا پانی اور خرمہ کے درخت تھے حضرت نے ایک گوسفند مول لیا اور اس کے کان میں سفید نقطہ تھے اور حکم دیا اس کو ذبح کر کے پکاؤ جب تناول کیا سب مر گئے۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا خواب سے گویاں و ترساں بیدار ہوئیں۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع فرمائی جب صحیح ہوئی حضور پاک نے خچر منگوایا اور اس پر جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو سوار کیا اور جناب امیر علیہ السلام کو حکم دیا حسین علیہم السلام کو مدینے سے باہر لے جاؤ جب مدینے کے باغوں سے گزر گئے دوراہہ ملا۔ حضرت داہنی جانب جس طرف جناب فاطمہ سلام اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا تھا متوجہ ہوئے یہاں تک کہ ایک موضع میں پہنچے اور وہاں پانی اور خرے کے درخت بھی تھے حضرت نے ایک گوسفند مول لیا اسی شکل کا جیسے فاطمہ سلام اللہ علیہا نے خواب میں دیکھا تھا اور حکم دیا سے ذبح کر کے پکائیں جب چاہا کہ تناول فرمائیں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اٹھ کھڑی ہوئیں اور کنارے جا کر اس خوف سے جو خواب میں کیفیت دیکھی تھی رونے لگیں حضرت نے بلا یا اور جب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو روتا پایا۔ پوچھا اے دختر گرامی تیرے رونے کا کیا سبب ہے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا یا حضرت ابھی تک جو کیفیت گزری سب میں نے خواب میں

دیکھی تھی اور اب جو میں خواب میں سے الگ چلی گئی اس سے مطلب یہ تھا بعد اس کی جو کیفیت میں نے خواب میں دیکھی تھی وہ نہ دیکھوں یہ سن کر حضرت اٹھے اور دور کعت نماز پڑھی بعد فراغت نماز بارگاہ بے نیاز میں مناجات فرمائی ناگاہ جبراًیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہ کا خواب ایک شیطان سے ہے جس کا نام دھار ہے اور وہ مومنین کے خوابوں میں آتا ہے اور ان کو تکلیف و ازار دیتا ہے اور پریشان خواب ان کو دکھاتا ہے اور وہ پریشان ہوتے ہیں پھر جبراًیل علیہ السلام اس شیطان کو حضرت کی خدمت میں لائے حضرت نے پوچھا تو نے ہی یہ خواب فاطمہ کو دکھایا اس نے کہا ہاں یا محمد پس حضرت نے تین مرتبہ دہن مبارک اس کی طرف ڈالا اور اس کے سر کو تین جگہ سے مجروح کیا جبراًیل نے عرض کی یا حضرت جس وقت کوئی مومن یا آپ خواب میں ایسی باتیں دیکھیں کہ اچھی معلوم نہ ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

«بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَعُوذُ بِمَا عَادَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللَّهِ الْمُقَرَّبُونَ وَأَنْبِياءُ
اللَّهِ الْمُرْسَلُونَ وَعِبَادُ الْلَّهِ الصَّالِحُونَ مِنْ شَرِّ مَا رَأَيْتُ مِنْ رُؤُيَايَ»
اور سورہ حمد و معذوٰتین و فل حوال اللہ احد پڑھیں اور باہیں طرف میں دفعہ آب دھن ڈالیں یعنی تھو کیں جب ایسا کریں گے جو انہوں نے خواب میں دیکھا ہے وہ ان کو ضررنہ پہنچائے گا۔



جناب رسول ﷺ نے پوچھا یئی یہ کھانا کھاں
سے آیا جناب سیدہ نے فرمایا پدر بزرگوار خدا
نے بھیجا یہ۔ حضور نے فرمایا پروردگار کی حمد
کرتا ہوں کہ میں نے اپنی دختر میں دیکھا جو
زکریا نے مریم بنت عمران میں دیکھا۔



حضرت علیؐ کے علاوہ ہم نسب اور مثل کوئی نہ تھا۔

کتاب اخبار عيون الرضا میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے معتبر روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علی قریش کے افراد میں سے چند افراد نے حضرت فاطمہ کے معاملے میں مجھ سے سختی کی اور کہا ہم نے آپ سے حضرت فاطمہ کی خواستگاری کی آپ نے ہم سے انکار کیا اور علیؐ سے تزویج کر دیا میں نے ان سے کہا خدا کی قسم میں نے تم سے انکار نہیں کیا اور علیؐ سے تزویج نہیں کیا بلکہ خدا نے تم سے انکار اور علیؐ سے تزویج کر دیا۔ پس جبرائیل نازل ہوئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم خداوند جلیل فرماتا ہے اگر میں علیؐ کو پیدا نہ کرتا آپ کی دختر فاطمہ کا ہم نسب اس کا شوہر آدم اور غیر آدم میں زمین پر کوئی نہ ملتا۔

امام رضا علیہ السلام سے روایت کی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں نے علیؐ علیہ السلام سے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو تزویج نہیں کیا مگر جب کہ حق تعالیؑ نے مجھے ان کی تزویج کا حکم فرمایا۔ معتبر سند سے امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے حضور پاک ﷺ نے فرمایا ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور کہا اے محمد حق تعالیؑ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے میں نے فاطمہ کو علیؐ کے ساتھ تزویج کیا لہذا تم فاطمہ کو علیؐ کے ساتھ تزویج کرو اور میں نے درخت طوبی کو حکم دیا کہ یا قوت و مرجان اس خوشی میں شمار کرے اور اس شادی سے اہل آسمان بہت شاداں ہوئے۔ اور بہت جلد ان سے دو فرزند متولد ہوں گے کہ جو بہترین جوانان اہل بہشت ہوں گے اور ان سے اہل بہشت زینت پائیں گے اور اے محمد خوش ہو کہ تم بہترین پیش نیاں و آئندگان ہو۔

علی و فاطمہ علیہم السلام کی شادی:

امام موسی کاظم علیہ السلام سے معتبر روایت ہے کہ ایک دن حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرماتھے ایک فرشتہ ناگاہ نازل ہوا جس کے 24 منہ تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ عبیب من جبرائیل ہر گز تم کو میں نے اس صورت میں نہیں دیکھا اس فرشتے نے عرض کی میں جبرائیل نہیں ہوں بلکہ میں محمود ہوں حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ نور کو نور سے پیوند کرو حضرت نے فرمایا کس نور کو کس نور سے۔ فرشتے نے کہا فاطمہ کو علی سے جب فرشتے نے پیٹھ پھیری حضرت نے دیکھا اس کے کاندھے کے درمیان لکھا ہے "محمد رسول علی وصیہ" حضور پاک نے اس سے پوچھا یہ تیرے کاندھے کے درمیان کب سے لکھا ہے فرشتے نے کہا حضرت آدم کی پیدائش سے 22 ہزار سال قبل۔ شہر آشوب کی روایت کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے 24 ہزار سال پہلے اور اہل سنت نے بھی اس حدیث کو متعدد بار روایت کیا ہے۔ اہل سنت کی روایات کے مطابق اس فرشتے کا نام صرصائیل تھا۔ اور اس کے 20 سر تھے اور ہر سر میں ہزار زبانیں تھیں اور اس کے ہاتھ ساتوں آسمان اور ساتوں زمین سے بڑے تھے۔ اور اس کے کاندھے کے درمیان شہادتیں لکھی ہوئی تھیں کہ علی ابن ابی طالب مقیم الحجۃ۔

شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے معتبر سند سے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا میں حضرت کی خدمت میں گیا جب حضرت کی نظر مبارک مجھ پر پڑی ہنسے اور فرمایا کس کام کو آئے ہو اے علی اپنی حاجت بیان کرو میں نے آنحضرت کی خدمت میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خواستگاری کی اور اپنی سابق الاسلام ہونے اور نصرت و مددگاری کرنے کو بیان کیا اور جس قدر را خدا

میں جہاد کئے ان کو بھی بیان کیا حضرت نے فرمایا۔ یا علی تم نے سچ کہا اور تم ان سب امور سے جن کا تم نے ذکر کیا زیادہ ترا چھے ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں استداء کرتا ہوں فاطمہ کو مجھ سے تزویج فرمادیجھے حضرت نے فرمایا تمہارے قبل ایک جماعت نے اس کی خواستگاری کی اور جب میں نے ان کا فاطمہ سے ذکر کیا آثار کراہت اس کے چہرے پے پائے گئے لیکن ٹھہرو میں فاطمہ کے پاس جا کر پھر آتا ہوں جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہ کے پاس گئے فاطمہ سلام اللہ علیہا اٹھ کھڑی ہوئیں اور ردائے مبارک حضرت سے لے کر نعلین پائے مبارک حضرت سے اتاری پانی لا کر ہاتھ پاؤں دھوئے اور خدمت میں بیٹھی حضرت نے فرمایا اے فاطمہ! جناب فاطمہ سلام اللہ علیہ نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اے فاطمہ تم علی ابن ابی طالب کی قرابت سے واقف ہو اس کی فضیلت اور سبقت الاسلام اور اس کے حقوق جو دین خدا میں ہیں اسے جانتی ہو اور میں نے حق تعالیٰ سے سوال کیا اے فاطمہ تمہیں بہترین خلق خدا اور مقریبین کبریا سے تجویز کروں۔ اب علی نے تمہاری خواستگاری کی ہے کیا مصلحت ہے۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے یہ سناتو خاموش ہو گئی لیکن منہ نہ پھیر اور کراہت نہ کی یہ دیکھ کر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ اکبر خاموشی علامت رضامندی ہے اس وقت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا محمد فاطمہ کو علی سے تزویج کرو حق تعالیٰ نے علی کو فاطمہ کے لیے اور فاطمہ کو علی کے لیے پسند کیا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا۔ پس حضرت نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو میرے ساتھ تزویج کیا۔

مناقب خوارزمی اور شیعہ و سنی کی بہت سی معتبر کتابوں میں جناب امیر علیہ السلام و ام سلمہ وسلمان فارسی سے روایت ہے جب جناب سیدہ سلام اللہ علیہا حمد بلوغ کو پہنچی اکابر و اشراف قریش و صاحبان مال و ثروت و شرف و عزت نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خواستگاری کی جو شخص ان میں سے خواستگاری کرتا تھا حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم رخ مبارک اس کی طرف سے پھیر لیتے تھے اور اظہار کراہت فرماتے تھے یہاں تک کہ ہر ایک کو معلوم ہو جاتا تھا کہ حضرت ہم سے راضی نہیں یا آسمان سے وحی ہماری مذمت میں نازل ہوئی ہے۔

اس وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حجرہ ام سلمی میں تشریف رکھتے تھے جب جناب امیر علیہ السلام نے کنڈی کھٹکھٹائی ام سلمہ نے کہا کون ہے قبل اس کے کہ جناب امیر فرمائیں میں علی ابن ابی طالب ہوں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ ام سلمہ اٹھا اور دروازہ کھول دو یہ وہ مرد ہے جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں ام سلمہ نے کہا یا حضرت میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ کون شخص ہے آپ جس کے حق میں ایسا فرماتے ہیں اور آپ نے ابھی اسے دیکھا نہیں حضرت نے فرمایا۔ ام سلمی چپ رہو یہ وہ مرد ہے۔ جو حمق نہیں بلکہ نازک مزاج اور شجاع ہے یہ میرا بھائی اور ابن عم ہے اور مجھے یہ مرد تمام خلق سے زیادہ محبوب ہے ام سلمہ نے کہا میں اٹھی اور دروازہ کھولنے میں جلدی کی میرا پاؤں دامن میں الجھا اور نزدیک تھی گرپڑوں جب دروازہ کھولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھا۔ خدا کی قسم جب تک نہ جان لیا کہ میں پر دے میں چلی گئی ہوں علی گھر میں نہ آئے، پس داخل ہوئے اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نے جواب میں فرمایا وعلیک السلام اے علی بیٹھو، ام سلمہ نے کہا جب جناب امیر خدمت حضرت بشیر و نذیر میں بیٹھے نگاہ پنچی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کسی کام کو آئے ہیں اور اس کے اظہار سے شرم کرتے ہیں اور حیا سے سر جھکائے ہوئے ہیں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے علم نبوت سے جان لیا کہ علی کے دل میں کیا ہے اور فرمایا اے علی ایسا معلوم ہوتا ہے تم کسی کام سے آئے ہو اپنا کام بیان کرو اور جو کچھ دل میں ہے اس کا اظہار کرو تمہاری حاجتیں میرے پاس مقبول ہیں جناب امیر علیہ السلام نے کہا یا حضرت آپ جانتے ہیں کہ آپ نے مجھے ابو طالب اور فاطمہ بنت اسد سے لے کر عہد طفیل میں مجھ کو پالا آپ نے اپنی غذا سے مجھے غزادی آپ نے مجھے آداب دیا اور مجھ پر آپ میرے ماں باپ سے زیادہ مہربان رہے حق تعالیٰ نے مجھے آپ کی برکت سے بزرگوں کی گمراہی سے ہدایت فرمائی۔ یا رسول اللہ آپ دنیا و آخرت میں میرا ذخیرہ و شرف ہیں۔ اور بسبب ان کرامتوں کے جو حق تعالیٰ نے مجھے آپ کی برکت سے عطا فرمائیں امیدوار ہوں کہ گھر اور زوجہ مجھے ملے اور آپ کے پاس خواستگاری کے لئے آیا ہوں کہ اپنی بیٹی فاطمہ سے مجھے تزویج فرمادیجئے اور یا رسول اللہ آپ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو مجھ سے تزویج فرمائیں گے۔ ام سلمہ فرماتی ہیں میں نے دیکھا ان بالتوں کے سننے سے روئے مبارک حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم شکفتہ ہو گیا اور حضرت ہنسنے لگے اس کے بعد از روئے قبسم جناب امیر علیہ السلام سے کہا اے علی کچھ تمہارے پاس ہے کہ میں فاطمہ کو تم سے تزویج کروں جناب امیر نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان خدا کی قسم آپ پر میرا کوئی امر مخفی نہیں ہے میرے پاس ایک شمشیر اور ایک زرہ اور ایک اونٹ ہے جس کے اوپر پانی پہنچاتا ہوں اور اس کے سوا کوئی چیز میرے پاس نہیں

حضرت نے فرمایا لیکن شمشیر سے تمہیں احتیاج جہاد فی سبیل اللہ ہے کہ دشمن خدا سے مقابلہ کرو اونٹ سے اپنے نخلستان کے لیے پانی کھینچتے ہو اور اپنا اسباب وغیرہ سفر میں اس پر بار کرتے ہو اچھا تمہارے پاس جو ایک زر ہے میں اسی پر راضی ہوں کہ فاطمہ کو تم سے تزویج کر دوں اے ابو الحسن چاہتے ہو میں تم کو بشارت دوں جناب امیر علیہ السلام نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے بشارت دیجئے آپ پروردہ خدا ہو آپ ہمیشہ با برکت و سعادت گفتار اور کردار ہی رہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو الحسن تم کو بشارت ہو حق تعالیٰ آسمان پر فاطمہ کو تم سے تزویج کر چکا ہے قبل اس کے میں زین پر تم سے تجویز کروں اور اسی جگہ قبل تمہارے آنے کی ایک فرشتہ مجھ پر نازل ہوا جس کے منہ اور ہاتھ بے شمار تھے اور اس سے پہلے میں نے ایسا فرشتہ نہ دیکھا تھا جب وہ فرشتہ آیا کہا السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ اے محمد آپ کو بشارت ہو اجتماع ہے اہل و پاکیزگی نسل سے۔ میں نے کہا اے ملکر یہ کیسی بشارت ہے جو تو مجھے دیتا ہے اس نے کہا یا محمد میر انام سہب طائیل ہے اور میں ایک قائمہ عرش الہی پر موکل ہوں۔ میں نے اپنے پروردگار سے اجازت لی کہ آپ کو بشارت دوں اور جبراً نیل بھی آئے ہیں وہ آپ کو کرامت ہائے حق سبحانہ و تعالیٰ جو آپ پر مبذول ہیں ان کی خبر دیں گے۔ ابھی اس فرشتے کا کلام تمام نہیں ہوا تھا کہ جبراً نیل بھی آپنے پھی اور کہا السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ یا بنی اللہ۔ پس بہشت کے حریروں میں سے ایک حریر سفید میرے ہاتھ میں دیا اور اس حریر پر دو سطر نور سے لکھی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا اے حبیب من جبراً نیل یہ حریر اور لکھا ہوا کیا ہے جبراً نیل نے کہا یا محمد چونکہ حق تعالیٰ اپنے علم سے تمام خلاق کے احوال پر مطلع تھا پس آپ کو تمام خلق سے برگزیدہ کیا اور بر سالت بھیجا اور

آپ کے بعد آپ کے تمام خلق سے آپ کے لیے آپ کے بھائی اور وزیر اور مصاحب اور داماد کو برگزیدہ کیا۔ پس آپ کی دختر فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس سے تزویج کیا۔ میں نے کہاے حبیب من جبرائیل وہ کون شخص ہے جبرائیل نے کہایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دنیا میں آپ کا بھائی اور نسب میں آپ کا ابن عم یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔



شادی کا انتظام آسمان پر :

حق تعالیٰ نے تمام اہل بہشت کو وحی فرمائی کہ مزین ہو جاؤ پھر درخت طوبی کو حکم فرمایا زیور اور اسباب زینت سے آراستہ ہو حوران بہشت نے بناؤ سنگھار کیا اور حق تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آسمان چہارم پر بیت المعمور کے نزدیک جمع ہوں۔ پس ہر فرشتہ جو آسمان پر تھابت المعمور کے پاس آپنچا اور جو فرشتے آسمان چہارم سے نیچے تھے سب اوپر ہو گئے اور حق تعالیٰ نے بہشت کے خزانہ دار رضوان کو حکم فرمایا کہ بیت المعمور کے نزدیک ممبر کرامت لگائے اور وہ ممبر وہ ہے جس روز حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کو اسماء کی تعلیم دی تو اس پر خطبہ پڑھا تھا اور وہ ممبر نور کا ہے پس حق تعالیٰ نے ایک ملک کو ملائکہ سے جس کا نام راحیل ہے وحی فرمائی اس ممبر پر جا کر حق تعالیٰ کی حمد و شناکرے اور اس کی جلالت و بزرگی یاد کرے اور حق تعالیٰ کی تعریف کرے جس کا وہ سزاوار ہے اور ملائکہ کے درمیان اس فرشتے سے زیادہ خوش بیان و نیکو بیان زیادہ کوئی فرشتہ نہیں یہ سن کرو وہ فرشتہ ممبر پر آیا اور حمد حق تعالیٰ بیان کی جو سزاوار عظمت و جلال ایزد متعال ہے اور سب آسمانوں سے صدائے مدح و سرور آئی۔

اور تمام اہل سموات خرسند و شاد ہو گئے۔ ایک اور روایت میں ہے اس فرشتے نے خطبہ پڑھا حمد و سپاس اس خدا کو سزاوار ہے جو سب پہلوں کے اولیت سے ہے اور بعد فاعالمیان کے باقی ہے اس خدا کی حمد کرتا ہوں جس نے ہم کو ملائکہ روحانیان کیا اور ہم کو اپنے پروردگار کا اقرار کرنے والا کیا اور ان نعمتوں پر جو ہم کو عطا ہوں یہیں شاکر کیا ہم کو محبوب اور عیبوں سے مستور کیا ہم کو سموات میں ساکن کیا اور مقرب سر اوقات فرمایا۔ ہم نے حرص شہوات زائل کی اور اپنی حرص و خواہش ہماری تسلیح و

حق تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں نے اپنی کنیز فاطمہ اپنے حبیب محمد ﷺ کی دختر کو اپنے بندے علی سے تزویج کیا۔ جبرائیل نے عقد نکاح باندھا اور ملائکہ مقربین کو گواہ کیا اور ان کی گوابی حیری پر لکھی گئی۔

تقدیس میں قرار دی وہ خدا جو اپنی وسیع رحمت کی نعمتوں کا بخششے والا ہے اس سے جلیل تر ہے جس سے مشرکین اس کو منسوب کرتے ہیں اور بوجہ اپنی عظمت و جلال کے ان افتراؤں سے بلند تر ہے جو اس پر مخدیں قرار دیتے ہیں بعد اس حمد و شنا کے بیان کیا خداوند جبار نے اپنے بر گزیدہ گرامی اور پسندیدہ کو اپنی کنیز کے لیے اختیار کیا کہ بہترین زنان اور بہترین دختران پیغمبران واشرف مرسلان ہے اس پیغمبر کے رشتے کو اس کے ایک مردائل بیت کے رشتے سے پیوند کر دیا کہ وہ مرد اس کام صاحب اور اس کی دعوت کی تصدیق کرنے والا اور اس کے دین و ملت کی طرف مبادرت کرنے والا اور وہ مرد علی ابن ابی طالب ہے جس نے دختر رسول یعنی فاطمہ بتول سے پیوند پایا۔

بروایت اول جبرائیل نے کہا حق تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ ان کا عقد نکاح باندھوں کیونکہ میں نے اپنی کنیز فاطمہ اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دختر کو اپنے بندے علی ابن ابی طالب سے تزویج کیا یہ سن کر میں نے عقد نکاح باندھا اور ملانکہ مقریبین کو گواہ کیا اور ان کی گواہی اس حریر پر لکھی ہوئی ہے اور مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا کہ یہ نامہ آپ کو دکھاؤ اور مشک سے اس پر مہر کروں اور بہشت کے خزینہ دار رضوان کے سپرد کروں۔ اور جب حق تعالیٰ نے ملانکہ کو تزویج علی و فاطمہ کے ہمراہ گواہ کیا درخت طوبی کو حکم دیا جو کچھ زیور اور حلے تجھ پر ہیں سب گراءے اور ان پر شمار کر۔ ملانکہ اور حور العین نے وہ شمار سمیٹ لیا اور اس شمار کا حوریں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجتی ہیں اور اس سے قیامت تک فخر و مبارکات کرتی ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم حق تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو حکم دوں فاطمہ کو علی سے زمین پر تزویج فرمادیجئے اور ان کو بشارت دیجئے کہ

حق تعالیٰ ان کو دو فرزند عطا کرے گا وہ دنیا و آخرت میں پاکیزہ نجیب طیب طاہر با خیر اور صاحب فضیلت ہوں گے۔

اے ابوالحسن خدا کی قسم وہ فرشتہ ابھی میرے پاس سے گیا تھا کہ تم نے دروازہ کھٹکھٹا دیا و واضح ہو کہ میں تمہارے مقدمے میں امر پروردگار جاری کروں گا اے ابوالحسن تم جاؤ اور میں تمہارے عقب میں مسجد میں جاتا ہوں اور سب لوگوں کے سامنے فاطمہ کو تم سے تزویج کرتا ہوں اور تمہاری ایسی فضیلت بیان کروں گا وہ تمہاری اور تمہارے دوستوں کی دنیا و آخرت میں باعث روشنی چشم ہو گی جناب امیر نے فرمایا میں خدمت بابرکت حضرت رسالت سے اٹھ کر جلدی مسجد کی طرف روانہ ہوا اور مجھے اس درجہ خوشی تھی کہ بیان سے باہر ہے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا میں ابھی مسجد کے اندر تک نہ گیا تھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور خوشی کے آثار روئے مبارک سے ظاہر تھے اس وقت بلاں کو حکم دیا کہ مہاجرین و انصار کو ندا کرے کہ سب جمع ہوں جب سب جمع ہو گئے حضرت ممبر کے پہلے زینے پر تشریف لے گئے اور حمد و شکرے حق تعالیٰ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا اے گروہ مسلمانان آج جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھے خردی میرے پروردگار نے ملائکہ کو بیت المعمور میں جمع کیا اور سب کو اس پر گواہ کیا کہ میں نے اپنی کنیز فاطمہ دختر رسول کا عقد اپنے بندے علی ابن ابی طالب سے کیا اور مجھے حکم دیا کہ زمین پر فاطمہ کو علی سے تزویج کروں اور میں تم کو اس پر گواہ کرتا ہوں یہ فرما کر بیٹھ گئے اور جناب امیر سے فرمایا اے ابوالحسن اٹھو اور فاطمہ کی اپنے لیے خواستگاری کرو جناب امیر اٹھے اور خطبہ نہایت فصح و بلبغ ادا فرمایا اور بعض الفاظ اس خطبے کے یہ ہیں۔ میں اپنے حق تعالیٰ کی، اس کی نعمتوں اور شکر و احسان پر حمد کرتا ہوں اور وہ

گواہی خدا کی وحدانیت پر دیتا ہوں جو موجب رضامندی اور خوشنودی حق تعالیٰ ہو اور محمد و آل محمد پر درود بھیجتا ہوں جو باعث اس کے مزید قرب و منزالت کا ہو اور واضح ہو کہ نکاح من جملہ ان چیزوں کے ہے جن کا خداوند عالمیان نے حکم دیا ہے اور اسے پسندیدہ فرمایا اور یہ مجلس و مجمع بقضا و قدر حق تعالیٰ یہاں ہوا اور تحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی دختر فاطمہ زہرا کو مجھ سے تزویج فرمایا اور مہران کا یہ میری زرہ قرار دی۔ برداشت دیگر 500 درہم مهر مقرر کیا۔ اور میں اس سے راضی ہوا تم سب رسول خدا سے دریافت کرو اور گواہ رہو یہ سن کر اصحاب نے رسول خدا سے دریافت کیا یا حضرت آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو علی سے تزویج کیا حضرت رسول نے فرمایا ہاں میں نے تزویج کیا خدا ان کو برکت دے پھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ازواج کے گھر تشریف لے گئے۔



مثالی گھریلو خاتون:

شادی کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اکیلے میں فرمایا اے فاطمہ کیا حال ہے اور شوہر تیرا اکیسا ہے جناب سیدہ نے کہا پدر بزرگوار شوہر میرانیک ہے لیکن زنان قریش میرے پاس آئیں اور کہا حضرت رسول نے تمہیں ایسے شخص سے تزویج کیا ہے جو پریشان حال اور کچھ اس کے پاس نہیں ہے حضرت نے فرمایا اے دختر تیرا باپ اور تیرا شوہر پریشان حال نہیں واضح ہو کے خزانہ ہائے زمین میرے لیے پیش کیے گئے اور میں نے قبول نہ کیے بلکہ ثواب آخرت اختیار کیا یہ تو اگر توجانے جو تیرا باپ جانتا ہے تو دنیا کی تیری نظر میں کچھ قدر نہ ہوتی خدا کی قسم اے دختر تیری خیر خواہی میں میں نے تقصیر نہیں کی اور تجھے اس سے تجویز کیا جس کا اسلام سب سے پہلے اور جس کا علم و حلم سب سے زیادہ ہے اے دختر! حق تعالیٰ نے تمام اہل زمین سے دو اشخاص اختیار کیے ایک تیرا باپ اور ایک تیرا شوہر۔ اے دختر تیرا شوہر نیک شوہر ہے کسی امر میں اس کی مخالفت جائز نہ رکھنا پس جناب امیر کو آواز دی اور طلب فرمایا جناب امیر نے فرمایا۔ لبیک یار رسول اللہ فرمایا اپنے گھر میں آؤ اور اپنی زوجہ سے شفقت و مہربانی کرو اس لیے کہ فاطمہ میری پارہ تن ہے جو اسے آزر دہ کرے وہ مجھے آزر دہ کرتا ہے اور جو اسے شاد کرے وہ مجھے شاد کرتا ہے میں تم کو خدا کو سونپتا ہوں اور خدا کو تم پر خلیفہ کرتا ہوں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم جب تک فاطمہ میرے پاس زندہ رہیں میں نے اس کو نجیدہ نہ رکھا اور ہر کوئی امر جوان کی طبیعت اقدس پر گراں ہوا مجھ سے سرزد نہیں ہوا وہ ہر گز مجھے غیض و غضب میں نہ لائیں اور کسی امر میں میری نافرمانی نہیں کی جب میں ان پر نظر کرتا تمام الامم و غم و غیظ مجھ سے دور ہو جاتے۔ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے چاہا تشریف لے جائیں۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہ ہانے فرمایا اے بابا مجھ میں خانہ داری کی طاقت نہیں ہے کوئی خادمہ میرے لیے عنایت ہو وہ میری خدمت اور امور خانہ داری میں میری مدد کرے۔ حضرت نے فرمایا اے فاطمہ تمہیں وہ چیز منظور نہیں جو خادمہ سے بہتر ہو جناب امیرؑ نے فرمایا ہاں کہہ دو منظور ہے پس جناب فاطمہ سلام اللہ علیہ ہانے فرمایا۔ ہاں یا رسول اللہ جو چیز خادمہ سے بہتر ہو منظور ہے حضرت نے فرمایا ہر روز 33 مرتبہ سبحان اللہ اور 33 مرتبہ الحمد اللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہو یہ زبان پر 100 تسبیح ہے اور میزان میں اس کا ثواب ایک ہزار ہے اے فاطمہ اگر ہر روز صبح کو یہ تسبیح پڑھو گی حق تعالیٰ کفایت امور دنیا و آخرت کرے گا۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر ابن عباس سے روایت کی حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ نے مجھ میں اور علی میں برادری قائم کی اور ساتوں آسمان پر میری دختر فاطمہ کو علی کے ساتھ تزویج کیا اور ملائکہ مقررین کو اس کے تزویج پر گواہ کیا اور علی کو میرا وزیر اور خلیفہ مقرر کیا پس علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اس کا دوست میرا دوست اس کا دشمن میرا دشمن۔ ملائکہ علی کی محبت و دوستی کی وجہ سے حق تعالیٰ سے تقرب حاصل کرتے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دن ام ایمن حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئی اور اپنی چادر میں کچھ لیے ہوئے تھیں حضرت نے فرمایا اے ام ایمن تمہارے پاس کیا ہے ام ایمن نے کہا میں فلاں عورت کی شادی میں گئی تھی اس پر جو شارکیا یہ ہے یہ کہہ کرام ایمن رونے لگی اور کہا یا رسول اللہ آپ نے فاطمہ کی شادی فرمائی اور ان پر کچھ شارنه کیا حضرت نے فرمایا اے ام ایمن کیوں



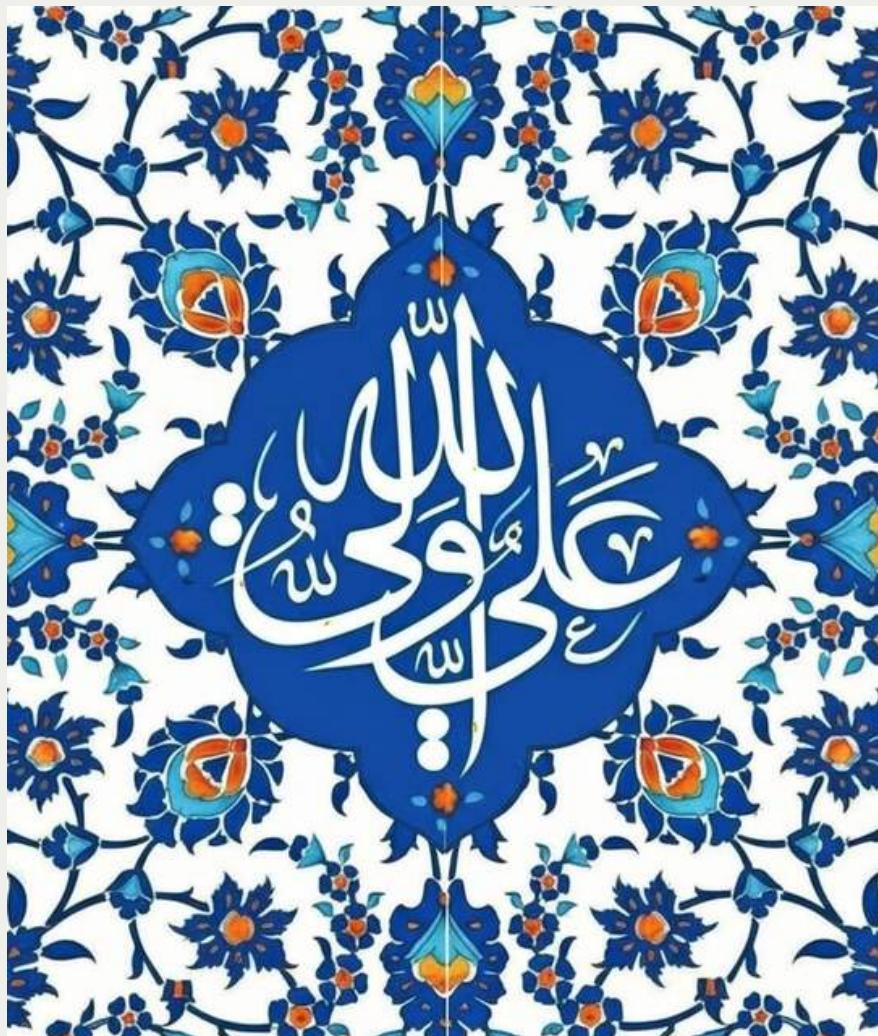
خالق نے علی کے حق میں مجھے سات خلعتیں
عطا کیں۔ علی پہلا یہ جو میرے ساتھ قبر سے
باہر آئے گا۔ جو سب سے پہلے صراط پر میرے
ساتھ ہوگا اور جہنم کو حکم کرے گا کہ اسے
پکڑ لے اور اس کو چھوڑ دے۔ حضور اکرم ﷺ

جھوٹ بولتی ہو واضح ہو کہ جب حق تعالیٰ نے فاطمہ کو علی سے تزویج کیا درخت
بہشت کو حکم دیا کہ اہل بہشت پر اپنے زیور اور حلوم اور موتیوں اور حریر و زمرد کو
ثنا کر کے پس اس قدر شمار کیا کہ اس کا وصف نہیں کر سکتے اور حق تعالیٰ نے درخت
طوبی فاطمہ کی مہر میں دیا اور اس درخت کو علی ابن ابی طالب کے گھر میں قرار دیا۔
علی بن ابراہیم کی بسند معتبر روایت کے مطابق جو شخص جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا
کی خواستگاری حضرت رسول سے کرتا حضرت اپنا منہ اس کی جانب سے پھیر لیتے
اور اظہار کراہت فرماتے جب ارادہ تزویج ہمراہ علی علیہ السلام ہوا جناب فاطمہ
سلام اللہ علیہا سے پوشیدہ بیان کیا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا میرا اختیار آپ کو
ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے فاطمہ کیا تم کو معلوم نہیں حق
تعالیٰ جانب دنیا متوجہ ہوا اور مجھ کو تمام عالمیان کے لوگوں سے اختیار کیا بس پھر
دوسری دفعہ دنیا کی طرف متوجہ ہوا اور علی کو عالمیان کے لوگوں سے اختیار کیا پھر
تیسرا دفعہ دنیا کی طرف متوجہ ہوا اور آپ کو عالمیان کی عورتوں سے اختیار کیا۔
اے فاطمہ جس رات مجھے آسمان پر لے گئے میں نے دیکھا سنگ بیت المقدس پر لکھا
تھا "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ أَيْدِيهِ بُوزِيرٌ" یعنی "محمد کی میں نے اس کے وزیر سے
تفویت کی اور اس کے وزیر سے اس کی نصرت کی" اس وقت میں نے جبرائیل سے
پوچھا میرا وزیر کون ہے جبرائیل نے کہا علی ابن ابی طالب آپ کے وزیر ہیں اور
جب سدرۃ المہبیہ نبی پر پہنچا وہی کلمہ اس پر بھی لکھا دیکھا اور جب عرش پر پہنچا وہاں
بھی وہ کلمہ لکھا دیکھا اور جب بہشت میں داخل ہوا اور درخت طوبی کو علی کے گھر
میں دیکھا اور بہشت میں کوئی قصر و منزل نہیں مگر یہ کہ درخت طوبی کی اس میں

ایک شاخ ہے۔ اور اس درخت پر مبدہائے استبرق وہ حلماۓ سندس ہیں۔ اور ہر مومن کے لیے ہزار ہزار سبد ہیں اور ہر سبد میں سو ہزار حلے ہیں اور ایک حلہ دوسرے کی شبیہ نہیں رکھتا ہر ایک کارنگ جدا ہے اور اہل بہشت کے لباس انہی حلou سے ہیں اور اس درخت کے درمیان ایک نور کشیدہ ہے اور بہشت کا عرض مثل زمینوں اور آسمانوں کے ہے اور وہ ان لوگوں کے لیے فراہم کیے ہیں جو خدا اور رسول پر ایمان لائے ہیں اگر سوار اس درخت کے سائے میں سو ہزار سال گھوڑا دوڑائے اس درخت کے سائے سے باہر نہیں جا سکتا اور یہی قول اللہ تعالیٰ سے مراد ہے وہ فرماتا ہے "وَظَلَ مَدْوُدٌ" اور اس درخت کے نیچے میوہ ہائے اہل بہشت ہیں اور بعام ہائے بہشت ان کے ہر گھر میں لٹکا ہے اور اس درخت کی شاخ میں سو قسم کا میوہ ہے جن کی شبیہ دنیا میں دیکھی اور جن کی نہیں بھی دیکھی اور جنہیں سننا اور جن کو نہیں بھی سننا اور جو میوہ اس درخت سے جدا ہوتا ہے اسی وقت پھرویسا ہی میوہ اس میں لگ جاتا ہے اور اس درخت میں ایک نہر جاری ہے اس نہر سے چار نہریں نکلیں ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا پہلی نہر اس پانی کی ہے جس کا پانی رنگ نہیں بدلتا دوسری نہر دودھ کی ہے جس کا مزہ متغیر نہیں ہوتا تیسرا نہر شراب کی ہے کہ پینے والوں کو لذت بخشتی ہے چوتھی نہر عسل صفائی کی ہے۔ اے فاطمہ خالق نے علی کے حق میں مجھے سات خلعییں عطا کیں۔ علی ان میں سے پہلا ہے جو میرے ساتھ قبر سے باہر آئے گا۔ اور جو سب سے پہلے صراط پر میرے ساتھ کھڑا ہو گا اور آتش جہنم کو حکم کرے گا کہ اسے کپڑے اور اس کو چھوڑ دے۔ پہلا ان میں سے ہے جو میرے ساتھ لباس پہنے کھڑے ہوں گے اور پہلا ان میں سے ہے جو داہنی طرف عرش کے میرے ساتھ کھڑا ہو اور پہلا ان میں سے جو میرے ساتھ دروازہ بہشت

کھولے اور پہلا ان میں سے ہے جو پہلے میرے ساتھ علیمین میں ہوں گے اور پہلا ان میں سے جو میرے ساتھ بہشت میں شربت نوش کرے گا اس میں چاہیے کہ رغبت کرنے والے رغبت کریں اے فاطمہ حق نے علی کو قیامت میں یہ کرامتیں دی ہیں اور رسول کے لیے بہشت میں فراہم فرمائی ہے اگرچہ دنیا میں اس کے پاس مال نہیں مگر آخرت میں اس کے لیے عظمت و جلال ہے۔





اے فاطمہ شاد و خوش رلے کہ بہت جلد تو
میرے پاس آئے گی۔ اور جور جفا کاراں امت
سے چھوٹ جائے گی۔ جناب فاطمہ سلام اللہ
علیہا نے فرمایا۔ اس حال کے دیکھنے سے میرا
دل پرواز کر گیا اور شوق لقاء الہی زیادہ بوا۔

حضور پاک ﷺ کی وفات کے بعد:

امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو بزرگ چیزیں امت کے درمیان چھوڑیں۔ خدا کی کتاب اور عترت کہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ اور وفات کے وقت جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے چپکے سے کہا کہ پہلے جو اہل بیت سے مجھ سے ملحق ہو گا وہ تم ہو گی۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا چند روز بعد وفات سیدہ کائنات حالت خواب و بیداری میں میں نے اپنے پدر بزرگوار کو دیکھا اونچی جگہ پر کھڑے ہیں اور میری طرف دیکھ رہے ہیں جب میری نظر خور شید جمال پدر بزرگوار پر پڑی بے تاب ہو گئی اور فریاد کیا اب تاہ آپ تشریف لے گئے اور آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہو گئی پھر کیا دیکھیں ہوں فرشتوں کی فوجیں آسمان سے ینچے آئیں اور دو فرشتے سب کے آگے آگے تھے ان دو فرشتوں نے مجھے اٹھالیا اور آسمان پر لے گئے جب میں آسمان پر پہنچی بہت سے محل دبستان و درختان اور نہریں بے شمار میں نے دیکھیں اور ان محلوں میں حوریں نہایت حسینہ اور جمیلہ ہنستی اور خوشی کرتی ہوئی دیکھیں کہ آپس میں کہتی ہیں مر جبا اس کو جس کے پدر کے لیے بہشت اور حورا لعین خلق ہوئیں۔ پھر ملائکہ مجھے ایک مکان میں لے گئے جس میں بہت سے محل تھے اور ہر محل میں بہت سی منزلیں تھیں کسی آنکھ نے ایسا مکان نہ دیکھا ہو گا اور ہر منزل میں ایک تخت رکھا تھا اور ہر تخت پر حریر و سندس کے رنگارنگ قالین بچھے تھے اور انواع و اقسام کے استبرق و دیبا کے لحاف رکھے تھے اور انواع و اقسام کے کھانوں کے دستر خوان اور طلائی اور نقری برتن شربتوں سے بھرے رکھے تھے اور نہریں دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوبصورت تھیں اس وقت میں نے پوچھا یہ منازل رفیع اور محل کیسے ہیں اور یہ

خدا پیغمبروں میں سے چاہے۔ میں نے پوچھا یہ نہر کیسی ہے فرشتوں نے کہا یہ نہر کوثر ہے۔ جس کا حق تعالیٰ نے تمہارے پدر سے وعدہ فرمایا ہے۔ میں نے کہا میرے پدر بزرگوار کہاں ہیں۔ فرشتوں نے کہا بھی آتے ہیں۔ اسی گفتگو میں تھی کہ ناگاہ دوسرا محل دیکھا۔ وہ پہلے والے محلوں سے زیادہ سفید اور نورانی تھا اور تخت اور خوبصورت قالین جو وہاں دیکھے تھے ان سے زیادہ عمدہ یہاں پر دیکھے۔ ناگاہ میری نظر پر بزرگوار پر پڑی کہ ایک تخت پر تشریف فرمائیں۔ اور ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر ہے۔ جب پدر بزرگوار کی نظر مجھ پر پڑی۔ ہاتھ بڑھا کر مجھے اپنی طرف لے گئے اور گود میں لے کر آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اے دختر من خوش آمدید۔ اور مجھے اپنی آغوش مبارک میں بٹھا کر فرمایا اے حبیبہ من و نور دیدہ من تو نہیں دیکھتیں کہ خدا نے تیرے لیے کیسے کیسے محل اور کیسی کیسی نعمتیں مہیا کی ہیں۔ یہ فرمाकر مجھے نفس نفیس محل اور انواع و اقسام کے لباس دکھائے اور فرمایا یہ سب محل تیرے اور تیرے شوہر اور تیرے دونوں فرزندوں کے اور جس نے تھے دوست رکھا اس کے لیے ہیں۔ اے فاطمہ شاد و خوش رہے کہ بہت جلد تو میرے پاس آئے گی۔ اور جو رجفا کار ان امت سے چھوٹ جائے گی۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہ اے فرمایا۔ اس حال کے دیکھنے سے میرا دل پرواز کر گیا اور شوق لقاۓ الہی زیادہ ہوا۔ میں اس خواب سے چونکی۔



O Allah, Bless and peace upon our Prophet Muhammad ﷺ

یا اللہ تعالیٰ سے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت اور سلامتی نازل فرماء



خداوندا یہ تیری کنیز اور تیرے پیغمبر کی
دختر یے اور برگزیدہ و پسندیدہ یے۔ خداوند اپنی
حجت اسے تلقین کر۔ اور اس کی دلیل
کو عظیم فرم۔ اور اس کے درجے کو بہشت میں
رفیع کر۔ اور اس کے باپ کو اس سے ملا دے۔

رحلتِ جانگداز:

جناب امیرؒ نے فرمایا کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا خواب سے بیدار ہوئیں مجھے آواز دی۔ جب میں پاس گیا سیدہ کو پریشان دیکھا۔ پوچھا ہے سیدہ تمہارا کیا حال ہے جناب فاطمہ نے اپنا خواب بیان کیا اور مجھ سے عہد و پیمان لیا کہ جب دنیا سے رحلت کروں عورتوں میں ام سلمہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن اور فضہ اور مردوں میں حسن، حسین، عبداللہ بن عباس، سلمان، عمار بن یاسر، مقداد اور ابوذر کے علاوہ اور کسی کو خبر نہ کرنا اور فرمایا یا علی میں آپ کو اجازت دیتی ہوں یہ بعد وفات مجھے غسل دینا اور عورتیں آپکی مدد کریں اور رات کو مجھے دفن کرنا اور کسی کو میری قبر کا نشان نہ بتانا۔ جب شب وفات جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہوئی حالت اختصار میں کہا و علیک السلام۔ اور جناب امیر علیہ السلام سے کہا اس وقت جبرائیل آئے اور مجھے سلام کیا اور کہا خدا نے تم کو سلام کیا ہے۔ اور فرمایا ہے اے حبیبہ حبیب خدا وہ میوہ دل سرور انبیاء آج تو ملحت بہ ملاء اعلیٰ ہو گی۔ اور جنت الماوی مراجعت کرے گی۔ جبرائیل یہ رسالت ملک جلیل پہنچا کر آسمان پر چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں پھر جناب سیدہ نے کہا علیکم السلام اور کہا خدا کی قسم میکائیل آئے اور مجھے سلام کیا۔ ایک لمحے کے بعد خوب انکھیں کھول کر فرمایا۔ واللہ موت ہر ذی حیات کے لیے حق ہے اور پہنچے گی اب یہ عزراً میل آئے اور بازو بسوئے مشرق و مغرب کھولے ہوئے ہیں کہ آسمان و زمین ان کے درمیان بھر گیا ہے اور جو اوصاف میرے پدر بزرگوار نے مجھ سے بیان کیے تھے میں دیکھ رہی ہوں پس کہا و علیک السلام یا قابض الارواح۔ یعنی تم پر سلام ہوا رے روحوں کے قبض کرنے والے۔ میری جان جلد اور آسمانی سے قبض کرو اور مجھے آزار نہ دینا پھر کہا۔

اے پروردگار۔ مجھے اپنے جوار رحمت میں لے جا اور جہنم میں نہ لے جا۔ یہ فرمائے آنکھیں بند کر لیں۔ اور ہاتھ پاؤں قبلے کی طرف پھیلادیے اور بریاض جنت خرام ہوئیں۔

جب جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنے والد گرامی کو خواب میں دیکھا۔ اور منافقین امت کے ستم کی شکایت کی۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ غم نہ کھاتیرے لیے وہ سب آخرت میں مہیا ہے جو خدا نے پرہیز گاروں کے لیے مہیا کیا ہے اور تواب بہت جلد میرے پاس آتی ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے جب وقت رحلت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نزدیک ہواروں نے لگیں جناب امیر نے پوچھا اے سیدہ واے خاتون کیوں روئی ہیں کہا میں ان سریموں پر روئی ہوں جو میرے بعد منافقان پر جفا سے آپ کو پہنچیں گے۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے فاطمہ نہ رو بخدا وہ سب آزار را خدا میں مجھ پر آسان ہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے جب میری والدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا وقت وفات قریب ہوا جناب امیر علیہ السلام کو بلا یا اور وصیت کی۔ میں جب عالم بقار رحلت کروں تم خود متوجہ ہونا اور تمام امور بحالانا مجھ پر نماز پڑھنا اور اپنے ہاتھ سے مجھے قبر میں اتنا نا اور میرے منہ کے سامنے بیٹھ کر قرآن اور بہت سی دعائیں پڑھنا کہ وہ ساعت وہ ہے کہ مردے زندوں کی صحبت اور دعا کے محتاج ہوتے ہیں۔ تمہیں خدا کو سوپتی اور اپنے فرزندان غریب کی سفارش کرتی ہوں۔ پھر ام کلثوم کو گود میں لیا اور فرمایا جب یہ دختر بالغ ہو جو کچھ گھر میں ہے سب کچھ اس کو دے دینا۔

حضرت فاطمہ الزہر اسلام اللہ علیہا نے یہ بھی وصیت کی کہ ایسا تابوت میرے واسطے بناؤ جیسا فرشتوں نے مجھے دکھایا ہے۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے فاطمہ تم مجھے دکھاؤ کہ کیسا تابوت فرشتوں نے بنایا ہے بس جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اسی طریقے سے جس طرح فرشتوں نے دکھایا تھا اور جس طرح از جانب حق تعالیٰ ندا ہوئی تھی اسی طرح کاتابوت جناب امیر کو بتایا یہ بھی وصیت فرمائی جس شب و روز میں میں انتقال کروں اسی رات مجھے دفن کر دینا اور تاخیر نہ کرنا ایسا نہ ہو دشمنان خدا جنہوں نے جو رسم مجھ پر کیے ہیں وہ لوگ میرے جنازے پر حاضر ہوں اور نماز پڑھیں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ایسا ہی ہو گا پس جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے رات کو انتقال فرمایا اور جناب امیر علیہ السلام حسب وصیت مشغول تجهیز و تکوین ہوئے جب غسل و کفن سے فارغ ہوئے جنازہ باہر لائے اور اسی رات کو نماز جنازہ بھی ہوئی اور جسد مطہر کو دفن بھی کر دیا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے نماز مغرب وعشاء کے درمیان رحلت فرمائی۔ اور حدیث دیگر میں ارشاد کیا کہ جناب سیدہ بیماری میں اس دعا کو بہت پڑتی تھیں۔ "ترجمہ۔" اے زندہ اور قادر خدا! میں تیری رحمت کی پناہ مانگتی ہوں، تو مجھے آگ سے بچا اور مجھے جنت میں داخل کر اور میرے والد محمد صل اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھے ملا دے۔

جناب امیرؑ نے فرمایا خدا تم کو عافیت دے اور باقی رکھے۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا اے ابو الحسن بارگاہ خدا میں جانا اب قریب ہے۔ فرمایا میرے بعد امامہ بنت اب العاص سے خواستگاری کرنا کہ وہ میرے فرزندوں پر مہربان ہے۔

امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے جناب امیر علیہ السلام جناب فاطمہ سلام اللہ علیہ کو غسل دیتے تھے خداوند ایہ تیری کنیز اور تیرے پیغمبر کی دختر ہے اور برگزیدہ و پسندیدہ ہے۔ خداوند اپنی جحت اسے تلقین کر۔ اور اس کی دلیل کو عظیم فرم۔ اور اس کے درجے کو بہشت میں رفع کر۔ اور اس کے باپ کو اس سے ملا دے۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا پر اپنے گھر میں نماز پڑھی۔ پانچ تکبیریں کہیں اور ہر مرتبہ حضرت جب تکبیر کہتے تھے جبرائیل اور تمام ملائکہ بھی تکبیر کہتے تھے۔ بروایت دیگر 25 تکبیریں کہیں۔ جب جناب امیر علیہ السلام نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو قبر میں رکھا فرمایا۔ اے صدیقه معصومہ جو مجھ سے زیادہ تم کو سزاوار ہے میں نے تم کو اسے سونپا اور اس کے سپرد کیا اور میں اس وجہ سے راضی ہوا کہ خدا تم سے راضی ہوا۔ پس آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ۔ "میں نے تم کو خاک سے پیدا کیا اور تمہاری خاک ہی کی طرف بازگشت کی اور خاک میں سے تمھیں دوبارہ باہر لاوں گا۔"

جب قبر پر مٹی ڈالی اور پانی چھڑکا قبر کے نزدیک بیٹھ گئے۔ اور دیدہ حق سے سیلاں اشک خونین جاری ہوا۔ اس وقت عباس نہایت التماں و لجوئی کے ساتھ محروم و مغموم امام مظلوم کو ہاتھ سے پکڑ کر گھر میں لائے۔



دعا۔

اے ہمارے پور دگار! اے مالکِ بزرگ و برتر!

ہم تیری بارگاہ میں تیرے محبوبِ مکرم، نبی آخر الزماں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پارہ جگر، تیری عزیز ترین کنیز، سیدۃ النساء العالمین، جناب فاطمۃ الزہرا (سلام اللہ علیہا) کی عظمت، پاکیزگی اور شان کا واسطہ دے کر اتھا کرتے ہیں:

کہ ہماری اس حقیر سی کاوش "بوئے بہشت" کو، جو ہم نے اُنہی کی سیرت طیبہ کے حوالے سے مرتب کی ہے، اپنی بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت عطا فرم۔
اے اللہ! اس کتاب کو شہزادی کو نین (سلام اللہ علیہا) کی خوشنودی اور رضا کا سبب
قرار دے۔

پور دگار! ہمیں اس دنیا میں محمد و آل محمد، آنکھے طاہرین (علیہم السلام) کے پاکیزہ نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرم اور روزِ قیامت ہمیں ان کی شفاعتِ کبریٰ سے سرفراز فرم۔

اے غفور الرحیم! ہمارے تمام مرحومین کی مغفرت فرم اور ان کی قبروں کو اپنے نور
سے منور فرم۔

آمین یارب العالمین
ملتمس دعا: حاجی شبیر احمد شگری

حوالہ جات:

اس کتاب میں کتاب جلاء العیون میں موجود درج ذیل کتب
کتب کے حوالہ جات کی روایات اور سند ہے معتبر سے
استفادہ کیا گیا ہے۔

جلاء العيون

معانی الاخبار

عيون المعجزات

علل الشرائع

ارشاد القلوب

صحیفة الرضا

كتاب بشارت المصطفى

تفسير فرات بن ابراهیم

قرب الاسناد

اخبار عيون الرضا

كتب راوندی

شیعہ و سنی کی معتبر کتابیں

